نماز کے مسائل

مؤلف

محمد إقبال كيلاني

كتاب الصلاة

تأليف الشيخ محمد إقبال كيلاني

1423 H

١٤٢٣ هـ

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالبديعة

کتاب الصلاۃ ● نماز کے مسائل

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ (رواہ البخاری)

اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

●

محمد اقبال کیلانی

جامعہ ملک سعود، الریاض

نام کتاب ـــــ کتاب الصلاۃ

مؤلف ـــــ محمد اقبال کیلانی

کتابت ـــــ خالد محمود سپرا

طبع ـــــ ثانی (۲۰۰۰)

اہتمام ـــــ عنایت اللہ تتلا، حضرت کیلیانوالہ

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، ماڈل ٹاؤن، لاہور

قیمت ـــــ وقف للہ

پتہ

(۱) حافظ محمد ادریس کیلانی

حدیث منزل، حضرت کیلیانوالہ، ضلع گوجرانوالہ، پاکستان۔

(۲) محمد اقبال کیلانی۔ ص ب ۸۰۰۰، الریاض ۱۱۴۲۱۔ سعودی عرب

ٹیلی فون ـــــ گھر: ۴۰۶۵۶۳۲ ـــــ دفتر: ۴۶۷۶۴۱۲

(۳) ایم عبدالرحیم خان، ۱۵۹۔ اے پی آئی آئی سی (APIIC) کالونی

حیدرآباد ۵۰۰۷۶۲۔ الہند

منظور شدہ الادارۃ العامۃ لشئون المصاحف ومراقبۃ الکتب رئاسۃ ادارۃ البحوث العلمیۃ و الافتاء والدعوۃ و الارشاد بالریاض۔ المملکۃ السعودیۃ العربیۃ بمطابق نمبر: ـــــ ۵/۱۱۴
بتاریخ: ۱۴۰۶/۹/۹ھ ـــــ موافق ـــــ ۱۷۔ مئی ۱۹۸۶ء

فہرستِ ابواب

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
١	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	٦
٢	کَلِمَۃُ النَّاشِرِ	عرضِ ناشر	١٢
٣	اِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِیْثِ مُخْتَصَرًا	مختصر اصطلاحات حدیث	١٣
٤	اَلنِّیَّۃُ	نیّت کے مسائل	١٤
٥	فَرْضِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ	نماز کی فرضیت	١٦
٦	فَضْلُ الصَّلٰوۃِ	نماز کی فضیلت	١٧
٧	اَھَمِّیَّۃُ الصَّلٰوۃِ	نماز کی اہمیت	١٨
٨	مَسَائِلُ الطَّھَارَۃِ	طہارت کے مسائل	٢١
٩	اَلْوُضُوْءُ وَالتَّیَمُّمُ	وضوء اور تیمم کے مسائل	٢٥
١٠	اَلسَّتْرُ	سَتر کے مسائل	٣٥
١١	مَسَاجِدُ وَمَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ	مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل	٣٨
١٢	مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوۃِ	اوقات نماز کے مسائل	٤٤
١٣	اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ	اذان اور اقامت کے مسائل	٥٢
١٤	مَسَائِلُ الْاِمَامَۃِ	امامت کے مسائل	٥٨
١٥	اَلسُّتْرَۃُ	سُترہ کے مسائل	٦٤

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نمبر شمار
۶۶	صف کے مسائل	مَسَائِلُ الصَّفِّ	۱۶
۷۰	جماعت کے مسائل	مَسَائِلُ الْجَمَاعَةِ	۱۷
۷۶	نماز کا طریقہ	صِفَةُ الصَّلَاةِ	۱۸
۱۰۱	نماز کے بعد اذکارِ مسنونہ	اَلْاَذْكَارُ الْمَسْنُوْنَةُ	۱۹
۱۰۵	نماز میں جائز امور کے مسائل	مَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ	۲۰
۱۰۸	نماز میں ممنوع امور کے مسائل	اَلْمَمْنُوْعَاتُ فِي الصَّلَاةِ	۲۱
۱۱۱	سنتیں اور نوافل	اَلسُّنَنُ وَالنَّوَافِلُ	۲۲
۱۲۰	سجدہ سہو کے مسائل	سَجْدَةُ السَّهْوِ	۲۳
۱۲۲	نمازِ قصر کے مسائل	صَلَاةُ السَّفَرِ	۲۴
۱۲۹	نمازِ جمعہ کے مسائل	صَلَاةُ الْجُمُعَةِ	۲۵
۱۳۶	نمازِ وتر کے مسائل	صَلَاةُ الْوِتْرِ	۲۶
۱۴۳	نمازِ تہجد کے مسائل	صَلَاةُ التَّهَجُّدِ	۲۷
۱۴۶	نمازِ استسقاء کے مسائل	صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ	۲۸
۱۴۹	نفل نمازوں کے مسائل	صَلَاةُ التَّطَوُّعِ	۲۹
۱۵۱	نمازِ تراویح کے مسائل	صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ	۳۰
۱۵۵	نمازِ عیدین کے مسائل	صَلَاةُ الْعِيْدَيْنِ	۳۱
۱۶۱	نمازِ جنازہ کے مسائل	صَلَاةُ الْجَنَائِزِ	۳۲
۱۶۸	نمازِ کسوف اور خسوف کے مسائل	صَلَاةُ الْكُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ	۳۳
۱۷۰	نمازِ استخارہ کے مسائل	صَلَاةُ الْاِسْتِخَارَةِ	۳۴
۱۷۲	نمازِ حاجت کے مسائل	صَلَاةُ الْحَاجَةِ	۳۵
۱۷۳	نمازِ تسبیح کے مسائل	صَلَاةُ التَّسْبِيْحِ	۳۶
۱۷۵	تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کے مسائل	تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ وَالْمَسْجِدِ	۳۷

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ

(رواه احمد والنسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے"

(اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ :

نماز اسلام کا بہت اہم رکن اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نماز کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اذان دینے کا حکم فرماتے اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ ! اَرِحْنَا بِهَا " اے بلال ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔ نماز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جانے کی ضمانت قرار دیا۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور دوسری چیزیں لایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ نے (خوش ہو کر فرمایا" ربیعہ۔ مانگو (کیا مانگتے ہو) حضرت ربیعہ نے عرض کیا" یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں"۔ آپ نے فرمایا" تو پھر کثرتِ سجود سے میری مدد کرو" یعنی تمہارے نامۂ اعمال میں کثرتِ نماز میرے لیے سفارش کرنا آسان بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کامیاب لوگوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ " وہ لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں"۔ (المومنون : ۹) نیز یہ کہ انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد، اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی" سورۂ نور : ۳۷) اللہ تعالیٰ نے نماز کو اقامتِ دین کی تمام تر جد و جہد کا حاصل قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: " اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں" (المومنون ۴۱"

تکلیف دکھ اور رنج کے وقت مومن کا یہی سب سے بڑا سہارا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو" (البقرۃ: ۱۵۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم پر اپنے اہل وعیال کو بیت الحرام کے پاس بے آب وگیاہ جگہ پر لے آئے تو بارگاہ رب العزت میں یہ دعا کی کہ "میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا" (سورہ ابراہیم: ۴۰) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے جن اوصاف کا ذکر قرآن مجید نے فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے" (سورہ مریم: ۵۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو" (سورۃ طٰہٰ: ۱۳۲) قرآن کریم سے قلب سلیم کے ساتھ ہدایت حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں کی اللہ کریم نے جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "وہ نماز قائم کرتے ہیں" (سورۃ بقرۃ: ۳) نماز میں غفلت کاہلی اور سستی سے کام لینے کو اللہ نے منافقین کی نشانی بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "جب منافق نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کاہلی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں" (سورۃ نساء: ۱۴۲) سورۃ ماعون میں اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کے لیے ہلاکت اور تباہی بتائی ہے جو نماز کے معاملے میں غفلت اور بے پرواہی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اقوام کی تباہی اور ہلاکت کا اصل سبب ترکِ نماز ہی بتایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "اللہ کے فرمانبردار بندوں کے بعد ایسے نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور دنیا کے مزے اڑانے میں لگ گئے ایسے لوگ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔ (سورہ مریم: ۵۹) قیامت کے روز جہنمیوں کا ایک گروہ جہنم میں جانے کا سبب یہ بیان کرے گا۔ "لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ" (سورہ مدثر: ۴۳) یعنی ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف، گرمی ہو یا سردی، تندرستی ہو یا بیماری حتیٰ کہ جہاد وقتال کے موقع پر عین میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض ساقط نہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیۃ

الوضو اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ استغفار کے لیے نماز ہی کو ذریعہ بناتے خسوف یا کسوف ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ یا آندھی آتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ طوفان باد و باراں ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ فاقے کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی اور تکلیف آتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاتے۔

حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں حالتِ علالت میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کی سب سے زیادہ فکر تھی وہ نماز تھی۔ وفات مبارک سے چند یوم قبل تیز بخار کی وجہ سے آپ پر غنودگی کی حالت طاری تھی عشاء کے وقت آنکھ کھلی تو سب سے پہلے یہ سوال کیا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟" عرض کیا گیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔" رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تو غش آ گیا تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو زبان مبارک پر پھر وہی سوال تھا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟" عرض کیا گیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔" سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے جب آنکھ کھلی تو زبان مبارک سے پھر وہی الفاظ نکلے "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟" عرض کیا گیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔" تیسری مرتبہ اٹھنے کی کوشش میں پھر غشی طاری ہو گئی، افاقہ ہونے پر ارشاد فرمایا "ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔"

وفاتِ اقدس سے چند لمحے پہلے آپ نے امت کو جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی "الصَّلٰوۃُ الصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" یعنی مسلمانوں نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے نماز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

نماز بذاتِ خود جتنی اہم ہے طریقۂ نماز کی اہمیت بھی اسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ نماز کے بارہ میں حکم صرف یہی نہیں کہ اسے ادا کرو بلکہ حکم یہ بھی ہے کہ اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو (بخاری شریف) چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز سے متعلق احادیث صحیحہ سے جو اہم مسائل معلوم ہوتے ہیں وہ ہم نے اس کتاب میں جمع کر دیے ہیں۔ مسائل جمع کرنے اور ترتیب دینے وقت ہم نے کسی خاص فقہی مسلک کو سامنے نہیں رکھا

نہ ہی کسی فقہی مسلک کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لیے یہ مجموعہ احادیث مرتب کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وہ مسلک ہے جس میں ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو رکوع و سجود پورا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر کہا "تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر اسی طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے مر گئے تو طریقہ اسلام کے خلاف مرو گے۔ ایک دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز عید سے پہلے نفل پڑھتے دیکھا تو اسے منع کیا۔ وہ شخص کہنے لگا "اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھے سنت رسول کی مخالفت کرنے پر ضرور عذاب دے گا۔ ایک اور صحابی حضرت عمارۃ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ کے دوران حاکم وقت کو منبر پر ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا "اللہ خراب کرے ان ہاتھوں کو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے۔ اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ اتباع سنت کے معاملہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی سوچ اور فکر ہمارا مسلک ہے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا یہی جذبہ ہمارا مذہب ہے اور اسی جذبہ کے پیش نظر ہم نے یہ احادیث جمع کی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مندرجہ بالا طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل کو ہم فروعی، اختلافی اور غیر اہم سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک ان کی کتنی قدر و قیمت اور اہمیت تھی حقیقت یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے آگاہ ہے مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس شخص نے میری سنت اختیار کرنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں وہ کسی بھی سنت کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

صحت احادیث کے بارہ میں یہ وضاحت بے جا نہیں ہوگی کہ "کتاب الصلوٰۃ" کا شروع میں جو مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ محض اس لے الگ کرنا پڑا کہ وہ احادیث صحیح اور حسن درجے

کی نہ تحقیق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے دانستہ میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔" (جامع ترمذی) ہم اپنے اندر یہ ہمت اور حوصلہ نہیں پاتے کہ وہ احادیث جو کسی پہلو سے ضعیف ثابت ہو جائیں انہیں محض کسی مسلک کی حمایت یا مخالفت کی خاطر لکھنے کا بوجھ اپنے سر اٹھائیں۔ ساری کاوش اور محنت کے باوجود ہم اپنے قارئین سے بصمیم قلب درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث صحیح یا حسن درجے کی نہ ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ بصد شکریہ دوسری اشاعت میں اس کی تصحیح کر دیں گے۔

مجھے اپنی علمی اور عملی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس اور اعتراف ہے مجھ جیسا گناہگار اور سیہ کار اس لائق کہاں کہ حدیثِ رسول کی کوئی خدمت کر سکے حقیقت یہ ہے کہ میں حدیث کے ایک ادنے طالب علم کی صف میں بھی شامل ہونے کا اہل نہیں۔ یہ بارِ گراں اٹھانے کی ہمت اور حوصلہ پانے کا محرک صرف ایک ہی جذبہ ہے۔ سنتِ رسول سے محبت کرنے کا جذبہ، اتباعِ سنت کی فکر اور سوچ عام کرنے کا جذبہ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

کتاب میں حُسن و خوبی کے تمام پہلو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہیں غلطیاں اور خامیاں میری کوتاہی اور خطا کا نتیجہ ـــــ اللہ کریم اس کے بہترین پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامّل نہیں کہ یہ کتاب کسی علمی ذخیرے میں اضافے کا باعث نہیں بنے گی۔ البتہ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں عام پڑھے لکھے افراد جو سنت رسول سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ کے اسوہ حسنہ سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں لیکن نہ تو وہ ضخیم عربی کتب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ نہ ہی طویل اور ثقیل اردو تراجم کی کتب سے استفادہ کرنے کا وقت پاتے ہیں۔ ان کے لیے یہ کتاب انشاء اللہ ضرور مفید ثابت ہو گی۔

کتاب الصلوۃ، مکمل کرنے میں محترم حافظ عبدالسلام صاحب مدیر معہد الشریعہ والصناعۃ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کی محنت اور کاوش قابل صد تحسین ہے۔ انہوں نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود بخوشی اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی۔ محترم قاری محمد صدیق صاحب کا علمی تعاون بھی ہمارے شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

برادر عزیز عبدالمالک مجاہد صاحب اور برادر عزیز خالد محمود کیلانی صاحب دونوں ہی ماشاء اللہ نوجوان ہیں۔ خدمت دین کے لیے جواں عزم اور جواں حوصلہ! اشاعتِ حدیث کے سلسلہ میں ہر وقت مستعد اور محمد۔ دونوں حضرات نے جس شوق اور جذبے سے اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر دنیا و آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان سب حضرات کے لیے دعا فرمائیں جنہوں نے کسی نہ کسی پہلو سے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حصہ لیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ٥

محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود۔ الریاض سعودی عرب
۲۷۔ رجب ۱۴۰۶ھ۔ المملکۃ العربیۃ السعودیہ

عرض ناشر

کتاب الصلوٰۃ پہلی مرتبہ ۱۹۸۶ء میں پاکستان میں طبع ہوئی دوسری مرتبہ ۱۹۸۸ء میں ہندوستان میں طبع ہوئی۔ اب کافی عرصہ سے اُس کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ احباب کے تعاون سے نظرثانی کے بعد الحمد للہ اب تیسری بار شائع ہو رہی ہے۔ کتاب الصلوٰۃ کا انگریزی اور تلگو ترجمہ مکمل ہو چکا ہے امید ہے ان شاء اللہ عنقریب دونوں ترجموں کی طباعت ہو جائے گی۔

کتاب الجنائز تلگو اور سندھی میں طبع ہو چکی ہے۔

کتاب الصیام اور کتاب الطہارۃ انگلش میں طبع ہو چکی ہے عنقریب سندھی میں بھی ان شاء اللہ طبع ہو جائے گی۔

کتاب اتباع السنۃ کا انگریزی اور تلگو ترجمہ زیرِ تکمیل ہے۔

"سلسلہ اشاعت مطبوعات حدیث" کی ساتویں کتاب "کتاب الزکاۃ" الحمد للہ طبع ہو چکی ہے اور اس کے بعد کتاب الدعاء زیرِ طباعت ہے جبکہ کتاب التوحید کا مسودہ زیرِ ترتیب ہے۔

قارئین کرام! دعا فرمایئے اللہ کریم احباب حدیث پبلیکیشنز کی جدوجہد میں مزید برکت اور خلوص عطا فرمائے اور اس حقیر خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے دنیا و آخرت میں ان کی عزت افزائی فرمائے۔ آمین۔

خادم الکتاب والسنۃ

خالد محمود سپرا

۲۱۔ ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ

مطابق: ۴ جون ۱۹۹۱ء

مختصر اصطلاحات حدیث

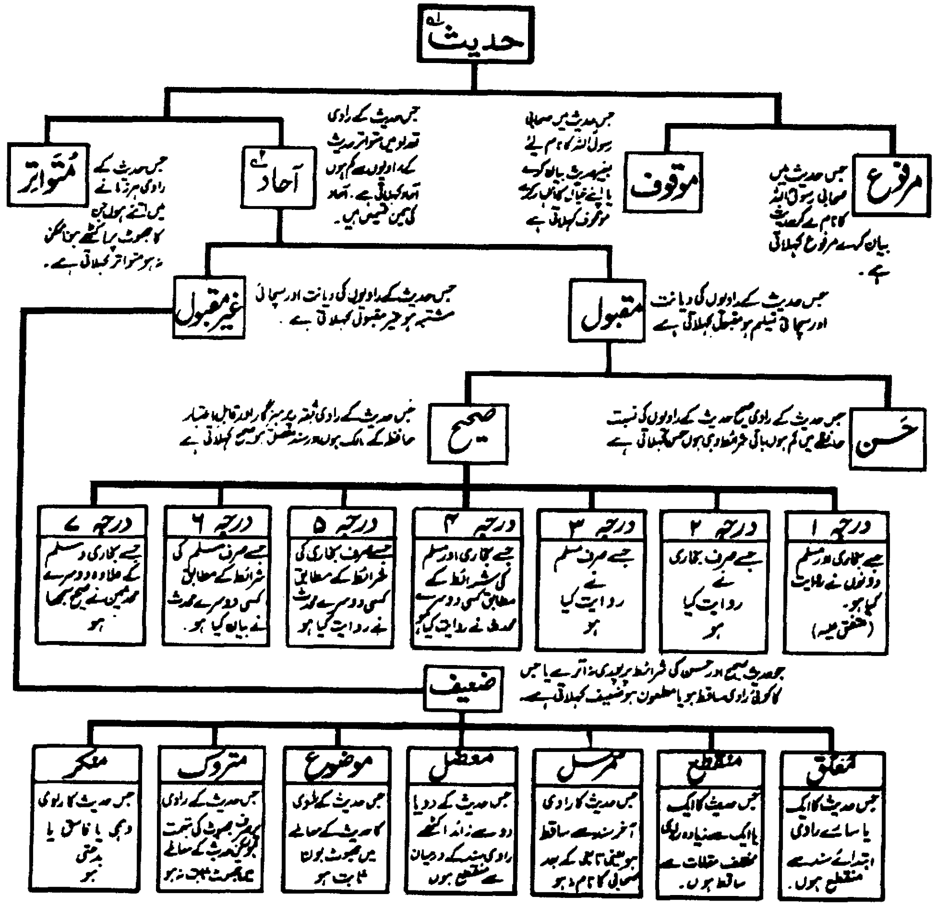

[1] رسول اللہ کا فرمان قولی حدیث، آپ کا عمل فعلی حدیث، آپ کی اجازت تقریری حدیث کہلاتی ہے۔
[2] جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں مشہور، جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں عزیز، اور جس حدیث کا راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو غریب کہلاتی ہے۔

اصطلاحات کتب

۱. صحاح ستۃ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو نقطۂ صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔
۲. جامع : جس کتاب میں اسلام کے متعلق تمام مباحث (عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ) وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔ مثلاً جامع ترمذی۔
۳. سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہے مثلاً سنن ابوداؤد۔
۴. مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یکجا کر دی گئی ہوں۔ مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند امام احمد۔
۵. مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہے۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی علی البخاری۔
۶. مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں۔ مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔
۷. اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔ اربعین کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

اَلنِّيَّةُ
نیت کے مسائل

مسئلہ ۱ :۔ اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلٰى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ہی ملے گی یا جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲ :۔ فتنہ دجال سے بھی بڑا فتنہ دکھاوے کی نماز ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.[2]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا شرک خفی دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک

---

[1] بخاری مترجم، مطبوعہ کراچی، صفحہ ۸، ج ۱ [2] مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمد کراچی ص ۴۵۶

آدمی نماز کے لیئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۳ ۔ دکھاوے کی نماز شرک ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.[1]

حضرت شداد بن اوس رضي الله عنه کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا۔ اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

[1] مشکوٰۃ شریف ، مطبوعہ نور محمد کراچی صـ ۴۵۵

فَرْضِيَّةُ الصَّلٰوةِ

نماز کی فرضیت

مسئلہ ۴ ۔ معراج کی رات پانچ نمازیں فرض کی گئیں ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں (اللہ کی طرف سے) اعلان کیا گیا اے محمد ﷺ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ لہذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس کا ثواب ہی ملے گا۔ اسے احمد نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۵ ۔ ہجرت سے قبل دو دو رکعت اور ہجرت کے بعد چار چار رکعت نماز فرض ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأَوَّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (مکہ میں معراج کی رات) دو دو رکعت نماز فرض ہوئی ہجرت کے بعد چار چار رکعت فرض ہوئی البتہ سفر کی نماز پہلے حکم (یعنی دو رکعت) کے مطابق ہی رہی۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

★ ★ ★ ★

---

[1] ترمذی مطبوعہ کراچی ص۱۲۲ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص۱۱۹

فَضْلُ الصَّلٰوةِ

نماز کی فضیلت

مسئلہ ٦ ۔ روزانہ باقاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہ مٹا دیتا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷ ۔ ہر نماز دو نمازوں کے وقفے میں سرزد ہونے والے صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نماز گزشتہ نماز تک کے، جمعہ ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

●●●●●●

---

[1] مشکوٰۃ مطبوعہ کراچی ص۵۸ [2] مشکوٰۃ ص۵۸

اَهِمِّيَّةُ الصَّلٰوةِ

نماز کی اہمیت

مسئلہ ۸ :۔ بے نماز کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْماً فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَاناً وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیئے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ اسے احمد، دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹ :۔ اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان (حد فاصل) ترک نماز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰ :۔ دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہیئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۸ [2] مشکوٰۃ ص۵۸

ﷺ : مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [1]

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، جب دس برس کے ہو جائیں (اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں) تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱ :- صرف نمازِ عصر کا فوت ہو جانا ایسا ہے جیسے کسی کا مال اور اہل وعیال لٹ جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو جائے۔ اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہل وعیال اور مال و اسباب ہلاک ہو گیا ہو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ :- بیمار آدمی جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے پڑھے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبِكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه . [3]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بواسیر کا مریض تھا میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۸ [2] مشکوٰۃ ص۶۰ [3] بخاری مترجم مطبوعہ کراچی ص۴۲۱ ج۱

مسئلہ ۱۳ :- نماز سے غفلت کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ: أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور جو فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے کچلا جائے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۴ :- نمازِ فجر اور عشاء کے لیے مسجد میں نہ آنا نفاق کی علامت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز عشاء اور نماز فجر ادا کرنا منافقوں کے لیے سب سے زیادہ مشکل ہے اگر انہیں ان کے ثواب کا علم ہوتا تو ان اوقات میں گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی آتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] بخاری مترجم ص۲۳۵ ج ۳ [2] مسلم مع نووی ص۲۳۲

مسائل الطهارة

طہارت کے مسائل

مسئلہ ۱۵ ۔ جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنی عورت سے جماع کرے تو اس پر غسل فرض ہوجاتا ہے ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔ مسلم کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "خواہ انزال نہ ہی ہو ۔"

مسئلہ ۱۶ ۔ احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے ۔

حدیث ، وضو اور تیمم کے مسائل میں مسئلہ ۴۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ ۱۷ ۔ غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے

---

* طہارت کے مکمل مسائل علیحدہ کتاب "کتاب الطہارۃ" میں ملاحظہ فرمائیں ۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۷ [2] مسلم مع نووی ص۱۴۷ ج ۱

دونوں ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرکے تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (بعد میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

مسئلہ ۱۸ :- مذی خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

حدیث مسئلہ ۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹ :- بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہیئے البتہ ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مذی کا مریض تھا اور نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے سے شرماتا تھا کیوں کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی چنانچہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور وضو کرے۔ اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَصَلِّي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش استحاضہ کی مریض تھیں انہیں رسول اللہ

---

[1] مسلم ص۱۴۳ ج۱ [2] نسائی مترجم مطبوعہ لاہور ص۶۷ ج۱

ﷺ نے بتایا کہ حیض کا خون سیاہ رنگ سے پہچانا جاتا ہے۔ جب حیض کا خون ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن جب دوسرا ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۰ :۔ جنبی اور حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنبی اور حائضہ کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۱ :۔ رفع حاجت کے لیئے پردہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.[2]

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" جو آدمی رفع حاجت کو آئے وہ پردہ کرے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲ :۔ پیشاب سے احتیاط نہ کرنا عذاب قبر کا باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا اس سے بچو۔ اسے بزار، طبرانی، حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳ :۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

---

[1] ابوداؤد (مترجم) ص۱۱۱ ج ۱ [2] ابوداؤد (مترجم) ص۱۸ ج ۱ [3] حاکم ص۱۸۳ ج ۱

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَمَسَّنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے۔ نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴ :۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "الٰہی میں خبیث جنوں اور خبیث جننیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ :۔ بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد "غُفْرَانَكَ" کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: «غُفْرَانَكَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه .[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے۔" یا اللہ میں تیری بخشش کا طالب ہوں" اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] مسلم ص۱۳۱ ج۱ [2] مسلم ص۱۶۳ ج۱ [3] مشکوٰۃ ص۴۳

اَلْوُضُوْءُ وَالتَّيَمُّمُ

وضو اور تیمم کے مسائل

مسئلہ ۲۶ وضو سے قبل بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه[1]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوا۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ "نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّأ" سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۸ وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالکر اسے اچھی طرح صاف کیا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح

---

[1] ترمذی مطبوعہ کراچی ص۲۳ ج ۱ [2] مسلم ص۱۱۹ ج ۱

وضو کرتے دیکھا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ وضو کے اعضا ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے زائد دھونا گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو دو مرتبہ اعضاء دھوئے اسے احمد اور ابو داؤد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هٰذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[3]

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا "وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا۔ زیادتی کی اور ظلم کیا"۔ اسے احمد، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰ ۱۔ روزہ نہ ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہیے۔

مسئلہ ۳۱ ۱۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

---

[1] ترمذی صـ۲۵ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صـ۴۶ [3] مشکوٰۃ صـ۴۷

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ [1]

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" وضو اچھی طرح کر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوْءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور بخاری نے اسے حسن کہا ہے۔

مسئلہ ۳۲ :۔ صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۳ :۔ گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۴ :۔ سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ :۔ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے

مسئلہ ۳۶ :۔ کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ۶۲ [2] مشکوٰۃ ۴۶ [3] مسلم ۱۲۳ ج ۱

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِهٖ وَأَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَاحَتَيْنِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا نیز اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے باہر والے حصہ کا مسح کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۳۷ :۔ وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَفِيْ قَدَمِهٖ مِثْلُ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں (وضو کرنے کے بعد) ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔ اسے ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸ :۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کی ترغیب دلائی ہے۔

مسئلہ ۳۹ :۔ مسواک کی لمبائی مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ. أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اسے مالک، احمد، نسائی نے روایت کیا ہے، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے،

---

[1] ابوداؤد ص۸۳ ج۱ [2] ابوداؤد مترجم ص۹ ج۱ [3] نسائی مترجم ص۳ ج۱

مسئلہ ۴۰ :- وضو کرکے پہنے ہوئے جوتوں، موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۱ :- مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔

مسئلہ ۴۲ :- جنبی ہونا مدت مسح ختم کر دیتا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے وقت جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اسے احمد ترمذی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.[2]

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ - يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[3]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳ :- ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۳ [2] مشکوٰۃ ص۵۴ [3] مسلم ص۱۳۵ ج ۱

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۴۴ :- پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہیئے ۔

مسئلہ ۴۵ :- وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے ۔

مسئلہ ۴۶ :- احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے

مسئلہ ۴۷ :- تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے ۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[2]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا ۔ احتلام ہوگیا اور مجھے پانی نہ ملا ۔ میں (تیمم کرنے کے لیے) زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا ۔ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا ۔ اس کے بعد حضور ﷺ ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں ۔

مسئلہ ۴۸ :- وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے ۔

---

[1] مسلم ص ۱۳۵ ج ۱ [2] مسلم ص ۱۶۱ ج ۱

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص مکمل وضو کرکے یہ دعا پڑھے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ :۔ وضو کے دوران مختلف اعضاء دھوتے ہوئے مختلف دعائیں یا کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۵۰ :وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَإِنَّهٗ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے کیونکہ (وضو کرنے کے بعد) وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ :۔ ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آجائے تو وضو (یا تیمم) نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى

---

[1] مشکوٰۃ ۳۹ [2] مشکوٰۃ ۹۱

عَهْدِهٖ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ.
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھک جاتے پھر وہ (دوبارہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۵۲ :- مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے مذی کی بہت شکایت تھی۔ میں آپ کی بیٹی اپنے نکاح میں ہونے کی وجہ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا "اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے"۔ (مسلم)

مسئلہ ۵۳ :- ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک (دوبارہ) وضو کرنا واجب نہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ :- کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَفْضٰى بِيَدِهٖ إِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ دُوْنَهٗ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[4]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنا ہاتھ کپڑے

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۱ [2] مشکوٰۃ ص۴۱ [3] مشکوٰۃ ص۴۱ [4] نیل الاوطار ص۲۵ ج۱

کی آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۵ :۔ محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا؟ فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيْحاً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لیے باہر نہ نکلے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۶ :۔ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ. قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ تَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.[2]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا" چاہو تو کر لو نہ چاہو تو نہ کرو" پھر اس نے سوال کیا" کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں۔" ؟ آپ ﷺ نے فرمایا" ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو" اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۵۷ :۔ مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو اسے ناک پر ہاتھ رکھ کر صف سے نکل جانا چاہیئے اور نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیئے

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۲ [2] مشکوٰۃ ص۴۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ . . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کر کے آئے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے انہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز پانی ملنے یا پانی استعمال کرنے کی قدرت حاصل ہونے کے بعد تیمم کی رخصت ختم ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۵۸ :- وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۵۹ :- تحیۃ الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ . قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ "اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفلی) عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۹۳ [2] مسلم صفحہ ۲۹۳ ج ۲

اَلسَّتْرُ

سَتر کے مسائل

مسئلہ ۶۰ :۔ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ کندھے ڈھکے ہوئے ہوں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک اپنے کندھے نہ ڈھانپ لے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱ :۔ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۲ :۔ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوں منع ہے۔ اسے "سدل" کہتے ہیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں "سدل" سے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳ :۔ ناف سے لے کر ران تک مرد کی شرم گاہ ہے جس کا پردہ کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.[3]

---

[1] مشکوٰۃ ص۷۲ [2] مشکوٰۃ ص۷۳ [3] مشکوٰۃ ص۲۶۹

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی ران نہ کھولو، نہ کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھو" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۶۴ :۔ پائجامہ، شلوار یا تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہونے کی ممانعت :۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے (لٹک رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ جا کر وضو کرو وہ آدمی گیا وضو کر کے واپس آیا تو ایک صاحب نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ نے اسے وضو کا حکم کس لیئے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ حالانکہ جو شخص تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھے اللہ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ :۔ دوران نماز میں منہ اور ہاتھوں کے علاوہ عورت کا پردہ سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۶۶ :۔ سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لیئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی ۔

مسئلہ ۶۷ :۔ نماز میں عورت کے پاؤں بھی ڈھکے رہنے چاہئیں ۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا ظُهُورَ قَدَمَيْهَا. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.[2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا عورت تہ بند کے بغیر صرف (لمبے) کرتے اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں بشرطیکہ کرتا اتنا لمبا ہو کہ اس سے پاؤں ڈھک جائیں۔"

---

[1] مشکوٰۃ ص۷۳ [2] مشکوٰۃ ص۷۳

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَآئِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بالغ عورت کی نماز چادر (یا موٹے دوپٹہ) کے بغیر نہیں ہوتی"۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۳

مَسَاجِدُ وَمَوْضِعُ الصَّلٰوةِ

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے مسائل

مسئلہ ۶۸ :- مسجد بنانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۹ :- آپ ﷺ نے مساجد بنانے انہیں صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے انہیں پاک صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ :- مساجد کی تعمیر میں رنگ و روغن اور نقش و نگار ناپسندیدہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے منقش مساجد تعمیر کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ :- بیل بوٹے یا نقش و نگار والے مصلے پر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۶۸ [2] مشکوٰۃ ص۶۸ [3] مشکوٰۃ ص۶۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی دوران نماز میں نقش و نگار پر توجہ مرکوز ہوگئی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد (خادم) سے فرمایا یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ (بخاری)

مسئلہ ۷۲: مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں) قبلہ کی دیوار پر تھوک یا رینٹ دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۷۳: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴: مسجد میں آنے سے قبل کچا لہسن اور پیاز نہیں کھانا چاہیے

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۲ [2] مسلم ص ۲۰۷ ج ۱ [3] مشکوٰۃ ص ۶۸ [4] مسلم ص ۲۰۹ ج ۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن، پیاز اور گندنا کھائے وہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی انسانوں کی طرح ان چیزوں کی بدبو سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۵ :۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا مستحب ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ :۔ مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ :۔ مٹی پاک ہے۔

مسئلہ ۷۸ :۔ ساری زمین رسول اللہ ﷺ کی اُمت کے لیے مسجد بنائی گئی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : جُعِلَتْ لِيَ

---

[1] مسلم ج۱ ص۲۴۸
[2] مشکوۃ ص۶۹

الْأَرْضَ طَهُوْراً وَمَسْجِداً فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہذا جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے ادا کر لو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۹ :۔ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ. صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا با جماعت نماز اکیلی نماز کے مقابلے میں ستائیس درجے افضل ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۰ :۔ سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔

حدیث، "سنتیں اور نوافل" کے باب میں مسئلہ ۳۰۷ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۸۱ :۔ مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلہ میں ہزار درجہ زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مسلم ص۱۹۹ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص۹۵ [3] مسلم ص۴۴۶ ج ۱

مسئلہ ۸۲ :- مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب باقی تمام مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مسئلہ ۸۳ :- زیارت کرنے یا نماز کا زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی ﷺ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لیے سفر اختیار نہ کرو، اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۴ :- حمام اور قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۵ :- اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.[2]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، مگر اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۶ :- قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۷ :- قبر کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا منع ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۶۸ [2] مشکوٰۃ ص۱۴۳ [3] مسلم ص۳۱۲ ج ۱

مسئلہ ۸۸ :- قبر پر مسجد تعمیر کرنا منع ہے

مسئلہ ۸۹ :- مسجد میں قبر بنانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا۔ عیسائیوں اور یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ[2].

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو، نہ ہی قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۰ :- مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ أَوْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوحمید یا ابو اسید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا مانگے۔ الٰہی! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دعا مانگے۔ الٰہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں؛ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۶۹ [2] مشکوٰۃ ص ۱۴۸ [3] مسلم ص ۲۴۸ ج ۱

مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

اوقاتِ نماز کے مسائل

مسئلہ ۹۱ ۱۔ نماز ظہر کا اوّل وقت جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے، نماز عصر کا اوّل وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے۔ نماز مغرب کا اوّل اور آخر وقت روزہ افطار کرنے کا وقت ہے۔ نماز عشاء کا اوّل وقت جب آسمان سے سرخی ختم ہو جائے اور آخر وقت جب ایک تہائی رات گزر جائے۔ نماز فجر کا اوّل وقت سحری ختم ہونے تک اور آخر وقت جب (طلوعِ آفتاب سے قبل) روشنی پھیل جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّنِيْ جِبْرَآئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس نماز پڑھائی (پہلی مرتبہ) نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۹

(تقریباً ۲اپانچ) کے برابر تھا۔ نمازِ عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نماز مغرب روزہ افطار کرنے کے وقت پڑھائی۔ نمازِ عشاء اس وقت پڑھائی جب آسمان سے سرخی ختم ہوگئی۔ نمازِ فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کھانا پینا ترک کرتا ہے دوسرے روز جبرائیل علیہ السلام نے پھر نماز پڑھائی اور نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہوگیا۔ نماز مغرب افطار کے وقت اور نماز عشاء تہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ نماز فجر روشنی میں پڑھائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا" اے محمد ﷺ! یہ وقت پہلے انبیاء علیہم السلام کی نماز کا ہے اور (آپ ﷺ کی) نماز ان وقتوں کے درمیان ہے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ :- رسول اکرم ﷺ تمام نمازیں اول وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی نمازوں کے اوقات دریافت کئے تو انہوں نے کہا" رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے۔ عصر کی نماز جب سورج صاف اور روشن ہوتا (یعنی اس میں ابھی زردی کی آمیزش نہ ہوتی) مغرب کی نماز جب سورج ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز جب لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی پڑھ لیتے۔ جب کم ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور حضور اکرم ﷺ نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳ :- تمام نمازیں اول وقت میں پڑھنی افضل ہیں۔ لیکن عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

---

[1] مشکوٰۃ ص۶۰

اَلصَّلَاۃُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین عمل نماز کو اول وقت میں ادا کرنا ہے۔ اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَتْ عَامَّةُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کی کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا۔ پھر آپ ﷺ نکلے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو نماز عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ :- اگر کسی جگہ کوئی امام ایک نماز (یا ساری نمازیں) دیر سے پڑھانے کا عادی ہو تو اول وقت میں تنہا نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۹۵ :- ایک ہی نماز کے فرض اگر دو مرتبہ ادا کیئے جائیں تو پہلے فرض اور دوسرے نفل شمار ہوں گے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ أَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ : صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا نَافِلَةٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال کیا "اے ابوذر! جب تمہارے حکام نماز بہت دیر سے پڑھیں گے یا صحیح وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے اس وقت تم کیا کرو گے؟" میں نے عرض کیا "حضور آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو صحیح وقت (اول) پر اپنی نماز ادا کر لے پھر

---

[1] مسلم ص۲۲۹ ج ۱ [2] مسلم ص۲۲۰ ج ۱ [3] مسلم ص۲۳۰ ج ۱

اگر جماعت ملے تو جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے۔ لیکن جماعت والی نماز نفل ہوگی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۶ :۔ طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے نہ ہی میت دفن کرنی چاہیئے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه۔[1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پہلا جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرا عین دوپہر کے وقت اور تیسرا جب سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ :۔ نماز فجر کی پہلی دو سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جا سکیں تو فرضوں کے فوراً بعد یا سورج نکلنے کے بعد پڑھنی چاہیئں۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ[2]

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا "صبح کی نماز تو دو دو رکعت ہے۔؟" اس آدمی نے جواب دیا "میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، لہٰذا وہ اب پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے (یعنی اس کی اجازت دے دی۔) اسے ابوداؤد

---

[1] مشکوٰة ص۹۳ [2] مشکوٰة ص۹۵

اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: صحابی کے کسی فعل پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا محدثین کی اصطلاح میں "سنت تقریری" کہلاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸ : بیت اللہ شریف میں دن یا رات کے کسی بھی وقت طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع نہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ[2]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو خواہ دن یا رات کا کوئی سا وقت ہو۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ : جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِيْدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلَاتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلٰى أَنْ أَقُوْلَ إِنْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ

---

[1] ترمذی ص۸۳ [2] مشکوٰۃ ص۹۵

إِلَىٰ اَنْ اَقُوْلُ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ اَحَداً عَابَ ذٰلِكَ وَلاَ اَنْكَرَهُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمرؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمانؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَىٰ جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں جمعہ پڑھاتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے اور انہیں آرام کے لیے چھوڑتے اسی وقت سورج ڈھلنے کا وقت ہوتا۔ یہاں اونٹوں سے مراد کنوؤں سے پانی کھینچنے والے اونٹ ہیں۔ اسے احمد، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ :۔ نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد نوافل پڑھنے ممنوع ہیں البتہ قضا نماز پڑھنی جائز ہے۔

حدیث، سنتیں اور نوافل کے باب میں مسئلہ ۳۰۵ و ۳۰۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۱ :۔ بھول یا نیند سے نماز میں تاخیر قابلِ گرفت نہیں لیکن جب یاد آنے پر (یا نیند سے اٹھنے کے بعد) فوراً ادا کرنی چاہیے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ صَلاَةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت سویا رہا اس کے لیے یاد آنے پر (یا جاگنے پر) نماز ادا کر لینا ہی کفارہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] نیل الاوطار ص ۳۱۹ ج ۳ [2] مسلم ص ۲۸۳ ج ۱ [3] بخاری مترجم (کراچی) ص ۲۸۲ ج ۱

مسئلہ ۱۰۲ ۱۔ قضا نماز باجماعت ادا کرنی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ ۱۔ قضا نمازیں موقع ملتے ہی بالترتیب ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے بعد قریش کو کوستے ہوئے آئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے سورج غروب ہونے تک نماز عصر ادا نہیں کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا واللہ میں نے بھی نمازِ عصر ادا نہیں کی۔ پھر ہم سب (مقام) بطحان میں آئے آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد پہلے نماز عصر پڑھی پھر نماز مغرب ادا کی اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ ۱۔ نیند کا غلبہ ہو تو پہلے نیند پوری کرنی چاہیے پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نماز میں اونگھ آنے لگے تو اسے پہلے نیند پوری کرلینی چاہیے۔ اس لیے کہ جب تم حالت نماز میں اونگھتے ہو تو مغفرت مانگنے کی بجائے ممکن ہے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۵ ۱۔ حائضہ کے لیے حیض کے دنوں کی قضا نہیں۔

---

[1] بخاری مترجم (مطبوعہ کراچی) صفحہ ۳۲۸ ج ۱ [2] مسلم صفحہ ۲۶۷ ج ۱

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا عورت حیض سے پاک ہو تو اسے (نمازوں کی) قضا ادا کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تو خارجی ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں ہمیں حیض آتا مگر ہمیں قضا نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا ہم قضا نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ :۔ عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ :۔ قضاء عمری ادا کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں۔

---

[1] بخاری (مترجم) ص۱۹۱ ج ۱ [2] بخاری مترجم ص۲۹۲ ج ۱

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ

اذان اور اقامت کے مسائل

مسئلہ ۱۰۸ ۔ اذان سے پہلے درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں ۔

مسئلہ ۱۰۹ ۔ ترجیعی اذان (دوہری اذان) کے ساتھ دوہری اقامت کہنا مسنون ہے ۔

مسئلہ ۱۱۰ ۔ غیر ترجیعی (اکہری) اذان کے ساتھ اکہری اقامت کہنا مسنون ہے ۔

مسئلہ ۱۱۱ ۔ غیر ترجیعی (اکہری) اذان کے ساتھ دوہری اقامت کہنا غیر مسنون ہے

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِه فَقَالَ قُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ تَعُودُ فَتَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھلائی فرمایا " ابومحذورہ ! کہہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ چار مرتبہ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲ مرتبہ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۲ مرتبہ ۔ پھر دوبارہ کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲ مرتبہ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۲ مرتبہ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ۲ مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۲ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۲ مرتبہ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱ مرتبہ ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

وضاحت :۔ مندرجہ بالا کلمات دوہری اذان کے ہیں جو ۱۹ بنتے ہیں ۔ اکہری اذان میں اَشْهَدُ اَنْ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۶۳

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اعادہ علیحدہ ہے لہٰذا اکہری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الأَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَالإِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَه۔[1]

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان سکھائی جس میں انیس کلمات تھے اور اقامت سکھائی جس میں سترہ کلمات تھے۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- دوہری اذان کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے دوہری اقامت سکھلائی جس کے سترہ کلمات یہ ہیں جو یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۴ مرتبہ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲ مرتبہ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۲ مرتبہ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۲ مرتبہ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۲ مرتبہ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۲ مرتبہ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ا مرتبہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔[2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمے دوہرے ہوتے تھے جبکہ اقامت کے کلمات قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے علاوہ اکہرے ہوتے تھے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۔ اکہری اقامت کے کلمات گیارہ ہیں جو یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲ مرتبہ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ا مرتبہ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ا مرتبہ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ا مرتبہ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ا مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۲ مرتبہ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ا مرتبہ۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۶۳ [2] مشکوٰۃ ص ۶۳

مسئلہ ۱۱۲ :۔ اذان کا جواب دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۱۳ :۔ اذان کے جواب کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اذان سنو، تو جو کلمات موذن کہے وہی تم بھی کہو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً كَلِمَةً سِوَى الْحَيْعَلَتَيْنِ فَيَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت کے بارہ میں روایت ہے کہ ہر کلمہ کا جواب وہی کلمہ ہے سوائے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے، ان کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہنا چاہیئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۴ :۔ اذان کا جواب دینے والے کے لیے جنت کی خوشخبری ہے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جس نے پورے یقین سے اذان کا جواب دیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۵ :۔ فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے الفاظ کہنا مسنون ہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى

---

[1] مسلم ص۱۶۶ ج ۱ [2] مسلم ص۱۶۷ ج ۱ [3] مشکوٰۃ ص۶۶

الْفَلَاحِ قَالَ «اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ» رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں مؤذن کا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا سنت ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶ ا۔ اذان کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهُ ذَنْبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے۔"میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے لاشریک ہے۔ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوں۔" اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔[3]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے "یا اللہ اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ بزرگی اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔" تو قیامت کے دن اُس کی سفارش کرنا میرا ذمہ ہوگی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت:۔ وسیلہ جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے اور مقام محمود، مقام شفاعت ہے۔

---

[1] ابن خزیمہ ص۲۰۲ ج ۱ [2] مسلم ص۱۶۳ ج ۱ [3] بخاری (مترجم) ص۳۰۸ ج ۱

مسئلہ ۱۱۷ :- اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہنا مسنون ہے ۔

مسئلہ ۱۱۸ :- اذان اور اقامت کے درمیان تقریباً اتنا وقفہ ہونا چاہیئے کہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے ۔ تقریباً ۱۵ منٹ ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو، اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا کھانے پینے سے فارغ ہو جائے، قضائے حاجت والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے ۔ اور جب تک مجھے (حجرے سے نکل کر مسجد آتے ہوئے) دیکھ نہ لو اس وقت تک صف میں کھڑے نہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۹ :- اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۲۰ :- اقامت کا جواب دیتے ہوئے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ۔

مسئلہ ۱۲۱ :- فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ

---

[1] ترمذی ما صفحہ ج ۱ ، [2] ترمذی ص ج ۱

کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ :۔ سحری اور تہجد کے لیئے اذان دینا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ :۔ نابینا آدمی اذان دے سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "بلال رضی اللہ عنہ رات کو (جگانے کے لئے) اذان دیتے ہیں، لہٰذا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ :۔ سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر با جماعت نماز ادا کرنی چاہیئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں اور میرا چچازاد بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ جب دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور اقامت کہو۔ پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ :۔ اگر اذان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو لوگ آپس میں قرعہ ڈال کر اذان کہنے لگیں۔

حدیث، صف کے مسائل میں مسئلہ ۱۵۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۲۶ :۔ اذان کے دوران انگلیاں چوم کر آنکھوں کو لگانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۲۷ :۔ کسی مصیبت یا آفت کے موقع پر اذانیں دینا سنت سے ثابت نہیں

---

[1] بخاری (مترجم)، صفحہ ۲۹۰ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صفحہ ۶۶

مسائل الإمامة

امامت کے مسائل

مسئلہ ۱۲۸ :- سب سے زیادہ قرآن جاننے والا، پھر سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا، پھر ہجرت میں پہل کرنے والا، پھر سب سے زیادہ عمر والا امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ :- مقررہ امام کی اجازت کے بغیر مہمان امامت نہیں کرا سکتا۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ .[1]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا ہو، اگر قرأت میں لوگ برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرائے۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر لوگ اس میں بھی برابر ہوں تو پھر عمر میں سب سے بڑا امامت کرائے۔ امامت کے لیے مقرر آدمی کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بلا اجازت امامت نہ کرائے۔ نہ ہی کوئی آدمی کسی کے گھر میں بلا اجازت اس کی مسند پر بیٹھے۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ :- نابینا آدمی بلا کراہت امامت کرا سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ - يُصَلِّي بِهِمْ وَهُوَ أَعْمَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ .[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو بار

---

[1] مسلم ص۲۳۶ ج ۱ [2] ابوداؤد (مترجم) ص۲۵۱

مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱:۔ تکبیر تحریمہ سے قبل امام کا صف سیدھی کرنے اور ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنا مسنون ہے۔

حدیث، "صف کے مسائل" کے باب میں مسئلہ ۱۵۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۲:۔ مسافر مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں، گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرماتے "اے مکہ والو! اٹھ کر باقی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳:۔ اگر چھ، سات سال کا بچہ باقی لوگوں کی نسبت زیادہ قرآن جانتا ہو تو امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا فَقَدَّمُونِي وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ[2]

---

[1] نیل الاوطار صفحہ ۲۰۲ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۱

عمرو بن سلمہ کہتے ہیں میرے باپ نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری دے کر واپس آرہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک آدمی اذان کہے اور قرآن کا زیادہ جاننے والا امامت کرائے چنانچہ لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کوئی نہیں تو انہوں نے مجھے امام بنا دیا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال تھی۔ اسے بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ :- عورت عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۵: عورت کو امامت کرانے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَتَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ. رَوَاهُ حَاكِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عورتوں کو امامت کراتی تھیں اور صف کے وسط میں کھڑی ہوتی تھیں۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ :- امام کو ہلکی نماز پڑھانی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، فَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی امام لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں۔ جب تنہا پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷ :- امام کو جمعہ کا خطبہ عام خطبوں کی نسبت مختصر اور نماز عام نمازوں کی نسبت طویل پڑھانی چاہیے

حدیث "نماز جمعہ" کے باب میں مسئلہ ۳۴۷ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] حاکم ص ۲۰۴ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص ۱۰۱

مسئلہ ۱۳۸ :- امام اور مقتدیوں کے درمیان اگر دیوار یا کوئی ایسی چیز حائل ہو کہ مقتدی امام کی نقل و حرکت نہ دیکھ سکیں تب بھی نماز درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعتکاف والے حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگوں نے حجرے سے باہر آپ ﷺ کی اقتدا کی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ :- ایک آدمی فرض نماز ادا کرنے کے بعد اسی وقت کی نماز کے لئے دوسرے لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ :- مذکورہ بالا صورت میں امام کی پہلی نماز فرض ہوگی دوسری نفل ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۱ :- امام اور مقتدی کی نیت جدا جدا ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذاً كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِشَاءَ الْآخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا فرمانے پھر اپنی قوم میں جا کر انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مِحْجَنَ بْنِ الْأَدْرَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى ...... وَلَمْ أُصَلِّ فَقَالَ لِيْ : أَلَا صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فِي الرَّحْلِ ثُمَّ أَتَيْتُكَ. قَالَ : فَإِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاجْعَلْهَا نَافِلَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ [3]

حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا۔ نماز کا وقت

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۹۹ [2] مسلم صفحہ ۱۸۷ ج ۱ [3] نیل الاوطار صفحہ ۱۸۸ ج ۳

ہوگیا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور میں بیٹھا رہا آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا " کیا تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ؟" میں نے عرض کیا " یارسول اللہ ﷺ ۔! آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا " جب ایسا موقع پاؤ تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور پہلی نماز کو نفل بنالو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ :۔ ایک ہی وقت کی فرض نماز فرض کی نیت سے دو مرتبہ ادا کرنی جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ہی وقت کی فرض نماز دو دفعہ نہ پڑھو۔ اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ :۔ دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی کو امام کی دائیں جانب برابر کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۴۴ :۔ عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کی ماں یا اس کی خالہ کے ساتھ نماز پڑھائی مجھے آپ ﷺ نے اپنی داہنی جانب کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۵ :۔ جس شخص نے امامت کی نیت نہ کی ہو اس کی اقتدا جائز ہے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۰۳ [2] مسلم شریف ص ۲۳۴ ج ۱

مسئلہ ۱۴۶ :۔ دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو جب تیسرا آدمی آ لے تو دونوں مقتدی امام کے پیچھے چلے جائیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعاً فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیئے کھڑے ہوئے میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر جبار بن صخر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ :۔ جس امام کو لوگ ناپسند کریں اور وہ پھر بھی امامت کرائے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْراً رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ۔[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں جاتی۔ پہلا وہ آدمی جو امامت کرائے جب کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہو لیکن وہ رات بھر سوئی رہے تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں ناراض ہوں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۹۹ [2] مشکوٰۃ ص۱۰۰

اَلسُّتْرَةُ

سُترہ کے مسائل

مسئلہ ۱۴۸ نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے لوگوں کے خلل سے بچنے کے لیئے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہیئے۔ اسے سترہ کہتے ہیں۔

عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَوْ بِسَهْمٍ. أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ.[1]

حضرت سبرۃ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو نماز پڑھتے وقت اپنے آگے سترہ رکھ لینا چاہیئے۔ خواہ تیر ہی کیوں نہ ہو۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۹ :۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید۔

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْراً لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً أَوْ شَهْراً أَوْ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرنا بہتر سمجھے۔ ابونضر نے کہا مجھے یاد نہیں انہوں (میرے استاد) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ :۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو نماز کے دوران ہی ہاتھ سے روک دینا چاہیئے۔

---

[1] نیل الاوطار ص ۲ ج ۳ [2] مسلم ص ۱۹۷ ج ۱

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ أَحَداً يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نمازی حالت نماز میں کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے۔ اگر گزرنے والا نہ رکے تو اسے سختی سے روکے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔ اسے احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ :۔ امام اپنے آگے سترہ رکھے تو مقتدیوں کو سترہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ يَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز کے لیے گھر سے نکلتے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جانے کا حکم فرماتے جسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ سترہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

* * * * *

---

[1] مسلم ص۱۹۶ ج ۱ [2] مسلم ص۱۹۵ ج ۱

مَسَائِلُ الصَّفِّ

صف کے مسائل

مسئلہ ۱۵۲ :- تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام کا صف سیدھی کرنے اور ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَيَقُولُ : تَرَاصُّوا وَاعْتَدِلُوا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے "جڑ کر اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ :- صف سیدھی کیے بغیر نماز نامکمل ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴ :- دین کا علم رکھنے والے اور سمجھ دار لوگ امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہونے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثاً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے سمجھدار اور عقلمند

---

[1] نیل الاوطار ص۲۲۹ ج ۳ [2] بخاری مترجم ص۳۲۲ ج ۱ [3] مسلم ص۱۸۱ ج ۱

لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے علم اور سمجھ میں کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ :- پہلی صف کی فضیلت۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ :- پہلی صف مکمل کرنے کے بعد دوسری میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے اگلی صف پوری کرو پھر اس کے بعد دوسری صف، اگر کوئی کمی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہیئے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ :- اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يُصَلِّيْ

---

[1] مسلم صفحہ ۱۸۲ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم صفحہ ۲۶۳ ج ۱

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلاَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.[1]

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ اسے احمد ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸ : ستونوں کے درمیان صف بنانا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْداً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.[2]

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے روکا جاتا اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۹ :۔ دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کو ایک ہی صف میں برابر برابر کھڑا ہونا چاہیئے۔ امام بائیں جانب اور مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو۔

حدیث "امامت کے مسائل" میں مسئلہ ۱۴۳ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۰ :۔ عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّيْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ :۔ حضور اکرم ﷺ نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ :۔ صف میں کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملانے

---

[1] ترمذی صفحہ ۵۳ ج ۱ [2] نیل الاوطار صفحہ ۲۲۵ ج ۳ [3] بخاری مترجم صفحہ ۳۲۳ ج ۱

چاہئیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں، چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا اپنی پشت سے دیکھنا معجزہ تھا۔

---

[1] بخاری مترجم ص۳۲۱ ج ۱

مسَائِلُ الجَمَاعَۃِ

جماعت کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱۶۳ :- نمازِ باجماعت واجب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: فَأَجِبْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے یہ کہہ کر اس نے نماز گھر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے رخصت دے دی لیکن جب وہ واپس ہوا تو اسے پھر بلایا اور پوچھا" کیا تو اذان سنتا ہے؟" اس نے عرض کیا" ہاں یارسول اللہ ﷺ " آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" پھر مسجد میں آکر نماز پڑھا کر" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴ : نمازِ فجر اور نمازِ عشا کی جماعت میں شامل نہ ہونا نفاق کی علامت ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشا اور صبح کی نماز منافقوں کے لئے بڑی مشکل ہے لیکن اگر انہیں ان کے اجر کا پتہ چل جائے تو ان نمازوں میں آئیں

---

[1] مسلم صفحہ ۲۳۲ ج ۱ [2] مسلم صفحہ ۲۳۲ ج ۱

خواہ زانو کے بل گھسٹتے ہی آنا پڑے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۶۵ :- کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت سے نماز نہ ادا کرنے والے لوگوں کے گھروں کو آپ ﷺ نے جلا دینے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَىٰ رِجَالٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقاً سَمِيْناً أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لیئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لیئے لوگوں کا امام مقرر کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگا دوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (یعنی گھر میں اکیلے نماز پڑھتے ہیں) اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ انہیں کوئی موٹی ہڈی یا گوشت کے دو بازو ہی مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز (با جماعت ادا کرنے) کے لیئے ضرور آتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶ :- با جماعت نماز کا ثواب ۲۷ درجے زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز ستائیس درجے افضل ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۷ :- جماعت میں امام کی پوری پوری اقتدا کرنا واجب ہے۔

---

[1] بخاری مترجم ص۲۹۰ ج ۱ [2] مسلم ص۲۳۱ ج ۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَلَا تَرْفَعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی مکمل پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب تک وہ رکوع میں نہ جائے تم بھی رکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اُٹھے تم بھی نہ اُٹھو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا اسے خوف نہیں آتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا نہ بنا دے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۸ :- جماعت ہو رہی ہو تو بعد میں آنے والا نمازی امام کو جس حالت میں پائے اُسی حالت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۶۹ :- جماعت کے ساتھ ایک رکعت پالینے پر ساری نماز باجماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا، مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو۔ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی اسے پوری جماعت کا ثواب مل گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ :- جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو پھر علیحدہ نفل یا سنت یا فرض نماز پڑھنا

---

[1] بخاری ص ج [2] مسلم ص ج ۱ [3] ابوداؤد (مترجم) ص ۳۴۵ ج ۱

جائز نہیں۔ خواہ پہلی رکعت مل جانے کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِيْ صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: یَا فُلَانُ بِأَيِّ صَلَاتَیْنِ اعْتَدَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز فجر کے فرض پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو سنتیں پڑھیں اور اس کے بعد فرض نماز میں شریک ہوا سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور پوچھا "تم نے جو علیحدہ نماز پڑھی اسے فرض شمار کرتے ہو یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ فَلَا صَلَاۃَ إِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱ :- جماعت کھڑی ہو تو اس میں بھاگ کر شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ پورے وقار اور اطمینان سے شریک ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۲ :- امام کے ساتھ بعد میں شامل ہونے والے نمازی کا امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پہلا یا پچھلا اور سلام کے بعد اکیلے پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پچھلا یا پہلا حصہ شمار کرنا دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَۃَ فَامْشُوْا

---

[1] مسلم ص۲۴۷ ج ۱ [2] مسلم ص۲۴۷ ج ۱

إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه .[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اقامت سنو تو چپ سے وقار اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کے لیے آؤ اور جلدی نہ کرو جتنی نماز پالو پڑھ لو جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کر لو۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۳ :- عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے البتہ گھر میں نماز پڑھنا ان کے لیے افضل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو البتہ ان کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ :- جس گھر میں جماعت کرانے والی خاتون موجود ہو اس گھر کی خواتین کو باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .[3]

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا اسے ابوداود نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

وضاحت :- گھر والوں سے مراد گھر کی خواتین ہیں۔ مردوں پر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

---

[1] مسلم صفحہ ۲۲۰ ج ۱ [2] ابوداود (مترجم) صفحہ ۲۴۱ ج ۱ [3] ابوداود صفحہ ۲۵ ج ۱

مسئلہ ۱۷۵ : پہلی جماعت کے بعد اسی وقت کی دوسری جماعت اسی مسجد میں کرانا جائز ہے

مسئلہ ۱۷۶ :- دو آدمیوں کو بھی نماز با جماعت ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى ذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "کون اس شخص پر صدقہ کرے گا۔؟" ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ اسے احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ :- غیر معمولی سردی اور بارش جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے، اور مؤذن (حضور ﷺ کے حکم کے مطابق) اذان میں اضافہ کرتا "لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو" اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۷۸ :- بھوک اور رفع حاجت نماز کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی اور رفع حاجت کے وقت نماز باجماعت واجب نہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۰۳ [2] مسلم ص ۲۴۳ ج ۱ [3] مسلم ص ۲۰۸ ج ۱

صِفَةُ الصَّلوٰۃِ

نماز کا طریقہ

مسئلہ ۱۷۹ :- نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے الفاظ ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۸۰ :- صفیں درست کرنے اور اقامت کہنے کے بعد امام کو اللّٰہُ اَکْبَرُ (تکبیر تحریمہ) کہہ کر نماز کی ابتدا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۱ :- تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا مسنون ہے

مسئلہ ۱۸۲ :- تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھونا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوْفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ[1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں درست فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مُخْتَصَرًا)[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھ کندھے تک اٹھاتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۳ :- قیام میں ہاتھ کھلے رکھنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

[1] ابوداؤد (مترجم) صفحہ ۲۷۲ ج ۱ [2] بخاری (مترجم) صفحہ ۳۳۶ ج ۱

مسئلہ ۱۸۴ ا۔ ہاتھ باندھنے میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر آنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۵ ا۔ ہاتھ سینے کے اوپر باندھنا مسنون ہیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ [1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ نے سینے پر دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھا۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۶ :۔ دوران قیام نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہنی چاہیئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے انس! اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھو اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷ ؛۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء، تعوذ، اور بسم اللہ پڑھنی چاہیئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَرَأَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ، قَالَ: أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے

---

[1] ابن خزیمہ ص ۲۴۳ ج ۱ [2] مسلم ص ۲۱۹ ج ۱ [3] مشکوٰۃ ص ۷۷ ج ۱

سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اس خاموشی میں آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں" یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری پیدا فرمادے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک و صاف کردے۔ یا اللہ! میرے گناہ برف پانی اور اولوں سے دھو ڈالے" اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸ : حضور اکرم ﷺ کی قرأت مد والی (کھینچ کر اور لمبی) ہوتی تھی۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کی کیفیت پوچھی گئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور اکرم ﷺ کی قرأت مد والی (کھینچ کھینچ کر اور لمبی) ہوتی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ کو، الرحمن کو، اور الرحیم کو لمبا کرکے پڑھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۹ : بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۱۹۰ : سورۃ فاتحہ ہر نماز (سری ہو یا جہری۔ فرائض ہوں یا نوافل) کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۹۱ : رکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو اپنی رکعت دوبارہ ادا کرنی چاہیے۔

---

[1] ابوداؤد مترجم صفحہ ۳۰۶ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۰

مسئلہ ۱۹۲ ۱۔امام، مقتدی، اور منفرد سب کو سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ [1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے قرأت فرمائی تو آپ ﷺ نے دقت محسوس کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا۔ شاید تم لوگ امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ ﷺ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسے ابوداؤد، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ. فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. فَقَالَ إِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی (اور پھر فرمایا) نماز نامکمل رہتی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے عرض کیا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا. رَوَاهُ أَحْمَدُ [3]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے

---

[1] ابوداؤد صفحہ ۳۲۱ ج ۱ مترجم [2] مسلم صفحہ ۱۶۹ ج ۱ [3] احمد صفحہ ۴۱۵ ج ۶

ہو تو تم میں سے ایک امامت کرائے اور جب امام (سورۃ فاتحہ کے بعد) قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَّخْرُجَ فَيُنَادِيْ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا "سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ جتنا کوئی چاہے پڑھے۔" اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۹۳ :- امام سورۃ فاتحہ پڑھ لے تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہیے۔

مسئلہ ۱۹۴ :- سری قرأت میں آہستہ اور جہری قرأت میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین (کی آواز) فرشتوں (کراماً کاتبین) کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب ولا الضالین کہتے تو اونچی آواز سے آمین کہتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵ :- امام کو سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں قرآن کی کوئی دوسری سورت

---

[1] ابوداؤد مترجم صفحہ ۳۲۰ ج ۱ [2] مسلم صفحہ ۱۷۶ ج ۱ [3] ابوداؤد مترجم صفحہ ۳۰۷ ج ۱

یا سورت کا حصہ تلاوت کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹۶ پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد امام اگر دوسری سورت ملانا چاہے تب بھی درست ہے چھوڑنا چاہے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۹۷: تمام نمازوں میں امام کو دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت لمبی کرنی چاہیئے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھتے جسے ہم سن لیتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے۔ اسی طرح آپ ﷺ عصر اور صبح کی نماز ادا فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸: مقتدی کو امام کے پیچھے چاروں رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۱۹۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۹: منفرد کو فرض، سنت، نوافل تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت ملانی چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ فَيُنَادِيَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص۷۹ [2] ابوداؤد (مترجم) ص۳۲۰ ج۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا "سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس سے زیادہ جتنا کوئی چاہے پڑھے" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰ جہری نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں قرأت کی ترتیب واجب نہیں

عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَءُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَءُ بِهٖ اِفْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَءُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ .... فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قبا میں انصار کی امامت کرتا تھا وہ تمام جہری نمازوں کی ہر رکعت میں پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا پھر کوئی دوسری سورت پڑھتا...... نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انصار نے آپ ﷺ کو یہ صورتحال بتائی حضور اکرم ﷺ نے امام سے دریافت فرمایا "تم لوگوں کے کہنے پر عمل کیوں نہیں کرتے اور سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں قرأت سے پہلے کیوں پڑھتے ہو۔؟" انصاری امام نے جواب دیا "میں سورۃ اخلاص سے محبت رکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سورۃ اخلاص کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَرَءَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ يُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [2]

حضرت احنف رضی اللہ عنہ نے (نماز فجر کی) پہلی رکعت میں سورۃ کہف (سورۃ نمبر ۱۸) اور دوسری رکعت

---

[1] بخاری (مترجم) صـ۳۳۹ ج ۱ [2] بخاری (مترجم) صـ۳۳۸ ج ۱

میں سورہ یوسف (سورہ نمبر ۱۲) یا سورہ یونس (سورہ نمبر ۱۰) پڑھی اور بتایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمرؓ کے ساتھ انہی دو سورتوں کے ساتھ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۱ :۔ امام یا منفرد پہلی اور دوسری رکعت میں ایک ہی سورت تلاوت کر سکتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْجُهَيْنَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْداً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.[1]

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہینہ خاندان کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کو نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ زلزال تلاوت فرماتے سنا ہے (راوی کہتا ہے) معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا سہواً کیا یا عمداً۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۲ :۔ اگر کسی آدمی کو قرآن مجید بالکل یاد نہ ہو تو اسے قرأت کی جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا چاہیئے۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَ رَجُلاً الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.[2]

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز سکھلائی اور فرمایا اگر تجھے قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ لو، ورنہ الحمد للہ، اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ پڑھ کر رکوع کر لو۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳ :۔ قرأت کرتے ہوئے مختلف سورتوں میں سوالیہ آیات کے جواب میں درج ذیل کلمات کہنے مسنون ہیں۔

---

[1] ابو داؤد مترجم ص۳۱۹ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص۸۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب (نماز میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر) پڑھتے تو جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند مرتبہ رب پاک ہے) فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ «بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ» وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ «بَلٰى» وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ «آمَنَّا بِاللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ والتین والزیتون کی تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ (کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے) اسے جواب میں کہنا چاہیے "بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" (ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واقعی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے) جب کوئی آدمی سورۃ قیامۃ کی تلاوت کرے اور اس آیت پر پہنچے أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى (کیا خدا اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے) جواب میں کہنا چاہیے۔ "بَلٰى" (ہاں قادر ہے) اور جو آدمی سورہ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پہنچے "فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ" (منکرین حق اس قرآن کے بعد کس چیز پر ایمان لائیں گے) تو اسے جواب میں یہ کہنا چاہیے آمَنَّا بِاللّٰهِ (ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۴: قرات کے دوران سجدۂ تلاوت کی آیت آئے تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کو سجدہ کرنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً

---

[1] مشکوٰۃ ص۸۱ [2] مشکوٰۃ ص۸۱

فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پر آتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۰۵ :- سجدۂ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ «سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدۂ تلاوت کرتے تو فرماتے "میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں"

اسے ابوداؤد، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶ :- سجدۂ تلاوت واجب نہیں ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَلنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[3]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے "سورۂ النجم" تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۰۷ :- رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا مسنون ہے ۔ اسے رفع یدین کہتے ہیں ۔

مسئلہ ۲۰۸ :- تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دوسری رکعت سے اٹھنے کے بعد بھی رفع یدین کرنا مسنون ہے ۔

---

[1] مسلم صفحہ ۲۱۵ ج ۱ [2] ترمذی صفحہ ۔۔ ج ۱ [3] بخاری مترجم صفحہ ۴۲۹ ج ۱

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [1]

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (رکوع سے اٹھنے کے لئے) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (تین یا چار رکعتوں والی نماز میں) دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹ :۔ رکوع کی سات مسنون تسبیحات میں سے دو یہ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ. [2]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب (قرآن کی آیت) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے رکوع میں پڑھا کرو پھر جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے سجدہ میں پڑھا کرو۔ اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ تسبیح کہا کرتے

---

[1] بخاری مترجم ص ۳۲۷ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم ص ۳۳۹ ج ۱ [3] مسلم ص ۱۹۲ ج ۱

"سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰ :۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر اور دبا کر گھٹنوں پر رکھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۱۱ :۔ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھنی چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ۔[1]

حضرت وائل بن حجر رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رکوع میں اپنی انگلیاں کھلی رکھتے اور سجدہ میں اپنی انگلیاں ملا کر رکھتے۔ اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَلِلْبُخَارِيِّ إِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ۔[2]

جب رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑ لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۲ :۔ حالت رکوع میں کمر سیدھی اور سر کمر کے برابر ہونا چاہیئے نہ اونچا ہو نہ نیچا۔

مسئلہ ۲۱۳ :۔ رکوع میں اتنا جھکنا چاہیئے کہ اگر پشت پر پانی کا بھرا ہوا پیالہ رکھ جائے تو پانی نہ گرے۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . . . وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔[3]

حضرت عائشہ رضي الله عنها فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنا سر (کمر سے) نہ اونچا کرتے نہ نیچا کرتے بلکہ اس کے برابر رکھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَوْ صُبَّ عَلٰى ظَهْرِهِ مَاءٌ

---

[1] [2] بخاری مترجم ص۳۳۳ ج۱ [3] مسلم ص۱۹۴ ج۱

لَا سْتَقَــــــرَّ ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1]

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو (اس قدر جھکتے کہ) اگر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر پانی گرایا جاتا تو ٹھہر جاتا اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۴ :- رکوع و سجود اطمینان سے نہ کرنے والا نماز کا چور ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدترین چور نماز کا چور ہے لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ نماز کی چوری کیسے۔؟" فرمایا " نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا " اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵ :- رکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو وہ رکعت دوبارہ ادا کرنی چاہیئے

مسئلہ ۲۱۶ - رکوع میں بھاگ کر شامل ہونا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّهٗ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے اس وقت آپ رکوع میں تھے حضرت ابو بکرہؓ نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور اسی حالت میں چل کر صف میں پہنچے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیرا شوق زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابن ماجہ صفحہ ۶۳ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صفحہ ۹۱ [3] بخاری مترجم صفحہ ۳۴۱ ج ۱

وضاحت :۔ وَلَا تَعُدُّ کے الفاظ میں" اور رکوع والی رکعت کو شمار نہ کرنے کے معنوں کی گنجائش بھی ہے۔

مسئلہ ۲۱۷ :۔ رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگو! یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸ :۔ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے تو پڑھ کر وضاحت فرماتے رکوع سے جب سر اٹھا کر قومہ کے لئے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اِسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھانے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجاتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو "قومہ" کہتے ہیں۔ حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے رکھنے کے بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی۔ لہٰذا دونوں طرح درست ہے۔

---

[1] مسلم صفحہ ۱۹۱ ج ۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۳۶۲ ج ۱ [3] بخاری مترجم صفحہ ۳۶۴ ج ۱

مسئلہ ۲۱۹ ۱۔ قومہ کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَآءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ قَالَ أَنَا. قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب حضور ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ (ہمارے پروردگار تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ بکثرت ایسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے) جب حضور اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلمات کہنے والا کون تھا۔" اس شخص نے عرض کی میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہیے

مسئلہ ۲۲۱ سجدہ میں ناک زمین پر ضرور لگنی چاہیے۔

مسئلہ ۲۲۲ نماز میں کپڑوں اور بالوں کا سمیٹنا یا سنوارنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پہ سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر (یہ کہتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا)، دونوں ہاتھ

---

[1] بخاری مترجم صفحہ ۳۴۵ ج ۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۲۵۲ ج ۱

دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں نیز آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ ۔ سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہیئے

مسئلہ ۲۲۴ ۔ سجدے میں بازو زمین پر بچھانے نہیں چاہییں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ ۔ سجدے میں ران پیٹ سے علیحدہ رکھنی چاہیئے۔

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ. غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔[2]

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو اپنی رانیں علیحدہ رکھتے اور آپ ﷺ کا پیٹ ران سے بالکل الگ ہوتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶ ۔ سجدہ میں کہنیاں پیٹ سے علیحدہ اور کھول کر رکھنی چاہییں۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[3]

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ آپ ﷺ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ ۔ سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رہنے چاہییں۔

---

[1] بخاری مترجم صفحہ ۳۵۲ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم صفحہ ۲۹۳ ج ۱ [3] مسلم صفحہ ۱۹۳ ج ۱

وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ[1]

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے اور ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸ :- سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہنی چاہئیں۔

قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹ :- سجدہ اور رکوع میں تسبیحات کی کم سے کم تعداد تین ہے۔ اس سے کم جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۳۰ :- سجدہ کی بارہ مسنون تسبیحات میں سے دو یہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ.[3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی سجدہ کرے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہے تو اس نے سجدہ پورا کیا۔ لیکن یہ تعداد کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ اسے ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دوسری تسبیح، مسئلہ ۲۰۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ابوداؤد مترجم صفحہ ۲۹۲ ج ۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۳۴۵ ج ۱ [3] ترمذی صفحہ ۵۸ ج ۱

مسئلہ ۲۳۱ :- امام سجدہ میں چلا جائے تب مقتدی کو قومہ کی حالت سے سجدہ میں جانا چاہیئے۔

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْنُ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس وقت تک کوئی آدمی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۲ :- جلسہ کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ"۔ (یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت، صحت اور رزق عطا فرما۔) اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۳ :- رکوع و سجود، قومہ اور جلسہ اطمینان اور اعتدال سے تقریباً ایک جتنے وقت میں ادا کرنے چاہییں۔

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُوْدُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْباً مِنَ السَّوَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا رکوع، سجدہ، قومہ، دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ تقریباً برابر ہوتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مسلم ص۱۸۹ ج ۱ [2] ترمذی ص۶۱ ج ۱ [3] بخاری شریف مترجم ص۳۴۶ ج ۱

مسئلہ ۲۳۴ :- پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِداً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[۱]

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب نماز کی طاق رکعتوں (یعنی پہلی اور تیسری) میں ہوتے تو (دوسرے سجدے کے بعد) تھوڑی دیر سیدھے بیٹھتے پھر قیام کے لیے کھڑے ہوتے ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۳۵ :- تشہد میں انگشت شہادت اٹھانا مسنون ہے ۔

مسئلہ ۲۳۶ :- تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہیے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[۲]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب التحیات میں بیٹھتے تو داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی اوپر اٹھاتے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

وضاحت :- احادیث میں انگشت شہادت کلمہ شہادت کے وقت اٹھانے کی کوئی صراحت نہیں لہذا تشہد سے لے کر آخر تشہد تک مسلسل اٹھائی جائے یا کلمہ شہادت کے وقت اٹھائی جائے سنت ادا ہو جاتی ہے ۔

مسئلہ ۲۳۷ :- انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہے ۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي

---

۱ بخاری مترجم ص ۳۵۵ ج ۱ ، ۲ مشکوۃ ص ۸۵

السَّبَّابَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

حضرت نافع رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلوار یا نیزہ مارنے سے زیادہ سخت ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸ :۔ تشہد کی مسنون دعا یہ ہے ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِلْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: «اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ» ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم نماز پڑھو تو کہو "تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر آدمی اپنے لئے کوئی دعا پسند کرے اور وہی مانگے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۹ :۔ پہلا تشہد (یا قعدہ) واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۰ :۔ نمازی پہلا تشہد بھول جائے تو اسے سجدہ سہو کرنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعتوں کے بعد) آپ ﷺ کو قعدہ کے لئے بیٹھنا تھا مگر (بھول کر) کھڑے ہو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز کا

---

[1] مشکوٰۃ ص۸۵ [2] بخاری مترجم ص۳۴۵ ج ۱ [3] بخاری مترجم ص۳۵۵ ج ۱

آخری قعدہ کیا تو دو سجدے (سجدہ سہو) ادا کیے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۱ پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۴۲ :- دوسرے یا آخری تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کرکے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر کولہے پر بیٹھنے کو تورک۔ کہتے ہیں۔ تورک کرنا افضل ہے

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ - وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى. فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابوحمید ساعدی رضي الله عنه صحابہ کرام رضي الله عنهم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے مجھے حضور اکرم ﷺ کا طریقہ نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پر بیٹھتے۔ آخری رکعت (یعنی دوسرے تشہد) میں بایاں پاؤں دائیں پاؤں کی پنڈلی ہی سے نکال لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرکے کولہے پر بیٹھتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ :- دوسرے تشہد میں التحیات کے بعد درود شریف اور اس کے بعد مسنونہ دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنی چاہیئے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

حضرت فضالہ بن عبید رضي الله عنه کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں درود کے بغیر دعا

---

[1] بخاری مترجم صفحہ ۳۵۰ ج ۱ [2] ترمذی صفحہ ۲۰۶ ج ۲

مانگتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا" اس نے جلدی کی" پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے شخص کو مخاطب کرکے فرمایا" جب کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد وثنا سے آغاز کرے پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۴: حضور اکرم ﷺ نے نماز میں مندرجہ ذیل درود پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

وَلِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ . قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.[1]

بخاری میں عبدالرحمان بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا کہو" یا اللہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیئے ہے یا اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیئے ہے۔

مسئلہ ۲۴۵: درود شریف کے بعد ماثورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۶: ماثورہ دعاؤں میں سے ایک درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص۸۶ [2] مسلم ص۲۱۸ ج۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد اور درود کے بعد یہ دعا مانگتے "الٰہی میں تیری جناب سے، عذاب قبر، مسیح دجال کے فتنے، موت و حیات کی آزمائش، گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۷ :۔ التحیات، درود شریف اور دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہہ کر نماز ختم کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ" رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ[1]

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہنا ہے۔" اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۸ : سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیر لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹ :۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۵۰ : سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں طرف مصافحہ کرنا سنت سے ثابت نہیں

---

[1] ترمذی ص۱۰ ج۱ [2] بخاری مترجم ص۳۶۳ ج۱

مسئلہ ۲۵۱ :۔ دورانِ نماز کوئی سوچ آنے پر نماز باطل نہیں ہوتی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا وَدَخَلَ عَلَىٰ بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَىٰ مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چلے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تعجب کے آثار دیکھے تو آپ ﷺ نے فرمایا" مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونا ہے اور مجھے ایک دن یا ایک رات کے لیے بھی اپنے گھر میں سونا رکھنا پسند نہیں۔ لہذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۲ :۔ نماز میں وسوسہ دور کرنے کے لیے تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ (پھونک کے ساتھ) تھوکنا چاہیے۔

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَىٰ يَسَارِكَ ثَلَاثًا» قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ [2]

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ نیز میری قرات میں شک ڈالتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" اس شیطان کا نام خنزب ہے۔ جب اس کی اکساہٹ محسوس کرو تو (دوران نماز ہی) تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ ....) پڑھو اور بائیں طرف (دل کے اوپر) تین مرتبہ تھوکو"

---

[1] بخاری مترجم ص ۳۶۳ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص ۱۹

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳ :- مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی (مرد ہو یا عورت) سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[3]

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ خاتون تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ : تَفْعَلُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَفْعَلُ الرَّجُلُ. أَخْرَجَهُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْهُ.[4]

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں "عورت اسی طرح نماز پڑھے جس طرح مرد پڑھتا ہے" اسے ابن ابی شیبہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۶۶ [2] مسلم صفحہ ۱۹۳ ج ۱ [3] بخاری مترجم صفحہ ۳۵۶ ج ۱ [4]

اَلْاَذْكَارُ الْمَسْنُوْنَةُ

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

مسئلہ ۲۵۴ :- فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز میں ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور آہستہ آواز میں تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنا اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ پڑھنا مسنون ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے اور پھر فرماتے "یا اللہ تعالیٰ تو سلامتی ہے، سلامتی تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۵ :- چند دوسری مسنون دعائیں یہ ہیں۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ «رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ[3]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "اے معاذ! مجھے تم

---

[1] مسلم ص۲۱۷ ج۱ [2] مسلم ص۲۱۸ ج۱ [3] مشکوٰۃ ص۸۸

سے محبت ہے۔" میں نے عرض کیا" یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" اچھا تو پھر ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا۔ رَبِّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ... (ترجمہ" اے میرے پروردگار مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔[1]

(۲) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ..... (ترجمہ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لیے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ۔! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کردے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔ اس نے ننانوے کی تعداد پوری کی۔ پھر سوویں مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کہا تو اس کے سارے گناہ خواہ سمندر

---

[1] مشکوٰۃ ص۸۸ [2] مسلم شریف ص۲۱۹ ج۱

کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو معاف کر دیئے جائیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ہیں۔

عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے بعد پڑھی جانے والی کچھ ایسی دعائیں ہیں جنہیں پڑھنے والا یا ان کا ذکر کرنے والا کبھی بھی ثواب سے محروم نہیں رہتا (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [3]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے

---

[1] نسائی مترجم ص۲۴۳ ج ۱ [2] مسلم ص۲۱۵ ج ۱ [3] مشکوٰۃ ص۸۸

یہ کلمات ادا فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ...... (ترجمہ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کو سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے کی توفیق ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اسی کے لیئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لیئے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٦) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ [1]

حضرت ابوامامہ رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔ اسے نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْيَعْلٰى وَحَسَّنَهُ السُّيُوْطِيُّ. [2]

حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرماتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ...... (ترجمہ" تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں۔ سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے حسن کہا ہے

---

[1] [2]

مَا يَجُوزُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں جائز امور کے مسائل

مسئلہ ٢٥٦ :- نماز میں خدا کے خوف سے رونا درست ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.[1]

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہانڈی کے جوش کی آواز آرہی تھی۔ اسے احمد، ابوداؤد، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٥٧ :- تکلیف دہ اور مضر چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دو۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٥٨ :- کسی عذر کے باعث سجدے کی جگہ سے مٹی یا کنکر وغیرہ ہٹانے ہوں تو ایک مرتبہ دوران نماز ایسا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ مُعَيْقِيبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[3]

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ٩١ [2] مشکوٰۃ صفحہ ٩٢ [3] مشکوٰۃ صفحہ ٩٠

کے بارہ میں ارشاد فرمایا: "اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو ایک بار کر لے"۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۲۵۹ :- امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لیے مردوں کو سُبْحَانَ اللهِ اور عورتوں کو تالی بجانی چاہیے۔

مسئلہ ۲۶۰ : نمازی بوقت ضرورت، غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہے مثلاً بچے کو آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لیے کسی کو متوجہ کرنا ہو تو مرد کو سبحان اللہ کہہ کر اور عورت کو تالی بجا کر متوجہ کرنے کی اجازت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آجائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے البتہ عورت کو تالی بجانی چاہیے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۱ : نماز میں بچے کو اٹھانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ ابوالعاص کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا (حضور اکرم ﷺ کی نواسی) آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی آپ ﷺ رکوع فرماتے تو امامہ رضی اللہ عنہا کو اتار دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۲ :- کسی مصیبت کے موقع پر فرض نماز خاص طور پر نماز فجر کی آخری رکعت کے قومہ میں ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے مسلمانوں کے لیے دعا اور دشمنوں کے لیے بد دعا کرنا جائز ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۹۱   [2] مسلم ص ۲۰۵ ج ۱

مسئلہ ۲۶۳ :۔ مقتدیوں کا دوران نماز میں امام کی دعا کے ساتھ آمین کہنا جائز ہے

حدیث ، نماز وتر کے مسایل میں مسئلہ ۳۷۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ ۲۶۴ :۔ سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ کپڑا رکھ لینا جائز ہے ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور سجدے کی جگہ پر گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑا بچھا لیا کرتے ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۵ :۔ جوتے نجاست سے پاک ہوں تو جوتوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے ۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے ۔؟ انہوں نے جواب دیا "ہاں" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

● ● ● ● ●

---

[1] بخاری مترجم صہ ۳۰ ج ۱ ۔ [2] بخاری مترجم صہ ۲۲۱ ج ۱

اَلْمَمْنُوعَاتُ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں ممنوع امور کے مسائل

مسئلہ ۲۶۶ :۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پہلو پہ ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ ۲۶۷ :۔ نماز میں انگلیاں چٹخانا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ[2]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے کیونکہ وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۸ :۔ نماز میں جمائی لینے سے حتی الوسع پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے حتی المقدور روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۹ :۔ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانا منع ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۹۱ [2] ترمذی صفحہ ۱ [3] مشکوٰۃ صفحہ ۹۱

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو حالت نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجانا چاہیے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۰ :۔ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۷۱ :۔ نماز میں کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں "سدل" کہلاتا ہے جو کہ منع ہے۔

حدیث، ستر کے مسائل میں مسئلہ ٦٢ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۷۲ : نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بال درست کرنا یا بالوں کا جوڑا بنانا نیز بلا عذر کوئی بھی حرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳ :۔ سجدہ کی جگہ سے بار بار کنکریاں ہٹانا منع ہے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۲۷۴ :۔ نماز میں آنکھیں بند کرنا منع ہے۔

---

[1] مسلم صفحہ ۱۸۱ ج ۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۳۵۳ ج ۱

حدیث، مسئلہ نمبر ۱۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۲۷۵ :- نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ اِنْصَرَفَ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ اسے احمد، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۶ :- تکیہ پر سجدہ کرنا یا گدیلے پر نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۷۷ :- اشارے کی نماز میں سجدے کیلئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَرِيْضٍ صَلَّى عَلَى وِسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا وَقَالَ: صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ وَلٰكِنْ صَحَّحَ أَبُوْ حَاتِمٍ وَقْفَهُ.[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مریض تکیہ پر نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے تکیہ دور پھینک دیا اور فرمایا "نماز زمین پر پڑھو" اگر (بیماری کی وجہ سے) زمین پر سجدہ نہ کر سکو تو نماز اشارے سے پڑھو اور سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکاؤ۔ اسے بیہقی نے قوی سند سے روایت کیا ہے ابوحاتم نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح کہا ہے۔

---

[1] ترمذی شریف صفحہ ۶۵، ج ۱ [2] نیل الاوطار صفحہ ۱۳۲، ج ۳

اَلسُّنَنُ وَالنَّوَافِلُ

سنتیں اور نوافل

مسئلہ ۲۷۸ رسول اللہ ﷺ جو نفل نماز باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے وہی امت کے لیے سنت مؤکدہ ہے

مسئلہ ۲۷۹ نماز ظہر سے قبل چار، بعد میں دو۔ نماز مغرب کے بعد دو۔ نماز عشا کے بعد دو اور نماز فجر سے قبل دو کل بارہ رکعتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

مسئلہ ۲۸۰ :- سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔

مسئلہ ۲۸۱ :- قیام اللیل میں آپ ﷺ کی نماز ۹ رکعت مع وتر ہوتی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّيْ فِيْ بَیْتِيْ قَبْلَ الظُّھْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّيْ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّيْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَیَدْخُلُ بَیْتِيْ فَیُصَلِّيْ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّيْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکْعَاتٍ فِیْھِنَّ الْوِتْرُ وَکَانَ یُصَلِّيْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا وَکَانَ إِذَا قَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَکَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَاعِدٌ وَکَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارہ میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت (ظہر کے بعد) ادا فرماتے پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے۔ اور گھر واپس تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر

---

[1] مسلم ص ۲۵۲ ج ۱

لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لاکر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ رات کی نماز (قیام اللیل) نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل ہے۔ آپ ﷺ رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر قراءت فرماتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرات فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- پانچ نمازوں میں رکعتوں کی کل تعداد یہ ہے۔

نماز	فرائض	فرائض سے قبل سنت مؤکدہ	فرائض کے بعد سنت موکدہ
۱۔ فجر	۲	۲	—
۲۔ ظہر	۴	۴	۲
۳۔ عصر	۴	—	—
۴۔ مغرب	۳	—	۲
۵۔ عشاء	۴	—	۲

یاد رہے وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں۔ مسئلہ نماز وتر کے باب میں مسئلہ ۳۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸۲ : نماز ظہر سے قبل دو رکعتیں ادا کرنا سنت سے ثابت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے قبل دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ مغرب، عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی ﷺ کے ساتھ گھر پر ادا کیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۳ : سنتیں اور نوافل دو دو کر کے ادا کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[2]

---

[1] مسلم صفحہ ۲۵۲ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم صفحہ ۴۸۳ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رات اور دن کی نماز (نفل) دو دو رکعتیں کر کے پڑھو۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۴ :- فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ لیٹ جاتے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی فجر کی دو سنتیں پڑھے تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۵ :- نماز جمعہ کے بعد چار یا دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔

حدیث، نماز جمعہ کے مسائل میں مسئلہ ۳۵۶ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۲۸۶ :- نماز فجر کی پہلی دو سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جا سکیں تو فرضوں کے فوراً بعد یا سورج نکلنے کے بعد دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے۔

حدیث نماز کے اوقات میں مسئلہ ۹۷ کے تحت ملاحظہ فرمایئے

مسئلہ ۲۸۷ :- نماز ظہر کی پہلی چار سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جا سکیں تو فرضوں کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں۔

مسئلہ ۲۸۸ :- فوت شدہ چار سنتیں پچھلی دو سنتوں کے بعد پڑھنی چاہئیں۔

---

[1] بخاری مترجم ص ۴۵۳ ج ۱ [2] ترمذی ص ۸۱ ج ۱

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.[۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلی چار رکعتیں رہ جاتیں تو آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا کر کے فوت شدہ چار رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۹ :۔ عصر سے قبل دو یا چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.[۲]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ اسے احمد، ترمذی، اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.[۳]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عصر سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ ابوداؤد

مسئلہ ۲۹۰ :۔ نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

حدیث مسئلہ ۲۷۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۱ :۔ نماز مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[۴]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو

---

۱ ابن ماجہ ص۱۳۲ ج ۱ ۲ ترمذی ص۵۸ ج ۱ ۳ ابوداؤد مترجم ص۴۷۲ ج ۱ ۴ بخاری ص۳۵۵ ج

تیسری مرتبہ فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے حضور اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس خدشہ کے پیش نظر ادا فرمائے کہیں لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ بنالیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۲ :۔ دوران خطبہ آنے والے نمازی کو دوران خطبہ ہی دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۹۳ :۔ دوران خطبہ ادا کی جانے والی دو رکعت مختصر ہونی چاہیئں۔

حدیث "نماز جمعہ کے مسائل میں" مسئلہ ۳۴۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۴ : نماز جمعہ سے قبل نوافل کی تعداد مقرر نہیں جتنے چاہے پڑھے البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے ضروری ہیں خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۲۹۵ :۔ نماز جمعہ سے قبل سنت مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت: حدیث نماز جمعہ کے مسائل میں مسئلہ ۳۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۶ :۔ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ۔[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور ان میں سورۃ زلزال اور قل یاایہا الکفرون تلاوت فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷ :۔ فرض ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کرنے کے لیے جگہ بدلنی چاہیئے تاکہ فرض نماز اور سنت میں فرق ہو سکے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کیا نمازی (فرض) نماز پڑھنے کے بعد

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۱۳ [2] نیل الاوطار ص ۲۳۱ ج ۳

(سنت یا نفل ادا کرنے کے لیئے) اپنی جگہ سے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے عاجز ہے۔ ؟ (یعنی دائیں بائیں ہو جانا چاہیئے) اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۸ :- بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ : إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ ۔[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے جب کہ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا اور لیٹ کر پڑھنے سے ایک چوتھائی ثواب ملتا ہے۔ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۹ ۔ سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کیئے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۰۰ :- نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہیئے بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۰۱ : اگر سواری کا رخ قبلہ کیطرف کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جس طرف رخ ہو نماز ادا کر لینی جائز ہے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۲۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۳۰۲ : سنتوں اور نوافل میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان، قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۳۱۳ ج ۱

مسئلہ ۳۰۳ :۔ کسی عذر کی بنا پر نفل نماز کچھ بیٹھ کر کچھ کھڑے ہو کر ادا کی جا سکتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِساً حَتّٰى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِساً حَتّٰى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے تو قرأت بیٹھ کر فرماتے اور جب تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور باقی قرأت پوری کر کے رکوع فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۴ :۔ نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کی نماز یا کوئی دوسرا معمول کا وظیفہ رہ گیا ہو تو فجر اور ظہر کے درمیان ادا کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَأَنَّهٗ قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .[2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر سے ظہر کے درمیان ادا کر لیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۵ :۔ نوافل میں طویل قیام پسندیدہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ . قَالَ : طُوْلُ الْقُنُوْتِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .[3]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا افضل نماز کونسی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

---

[1] مسلم صفحہ ۲۵۲ ج ۱ [2] مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۱ [3] مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۷

جس میں قیام طویل کیا جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زِيَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[1]

حضرت زیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے پاؤں یا پنڈلیاں سوج جاتیں آپ ﷺ سے اس بارہ میں کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۶ : نفل عبادت جو ہمیشہ کی جائے پسندیدہ ہے خواہ کم ہی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ: أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہی ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۷ : سنت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[3]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اس لئے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نماز (یعنی سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۸ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب

---

[1] بخاری مترجم ص۴۴۵ ج ۱ [2] مسلم ص۲۶۶ ج ۱ [3]

ہو رہے تک کوئی نفل نماز ادا نہیں کرنی چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۹ :۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز کا ثواب پالیا۔ جس نے سورج غروب ہونے سے قبل نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس نے نماز عصر کا ثواب پالیا۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۰ :۔ سنتیں اور نوافل سواری پر ادا کئے جا سکتے ہیں

حدیث نماز قصر کے باب میں مسئلہ ۳۳۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۱۱ : دوران سفر سنتیں اور نوافل معاف ہیں۔

حدیث نماز قصر کے باب میں مسئلہ ۳۲۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] مسلم ص۲۷۵ ج ۱ [2] مسلم ص۲۲۱ ج ۱

سَجدَۃُ السَّہوِ

سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ ۳۱۲ ۱۔ رکعات کی تعداد میں شک پڑنے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد نماز پوری کرنی چاہیئے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۱۳ ۔ سلام کے بعد سہو کے بارہ میں کلام نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۳۱۴ ۔ امام کی بھول پر سجدہ سہو ہے۔ مقتدی کی بھول پر نہیں۔

مسئلہ ۳۱۵ سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دونوں طرح جائز ہے

مسئلہ ۳۱۶۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کیلیئے دوبارہ تشہد پڑھنا سنت سے ثابت نہیں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثاً أَمْ أَرْبَعاً فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْساً شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَاماً لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيماً لِلشَّيْطَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہیئے پھر یقین حاصل کرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرنی چاہیئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کر لینے چاہئیں۔ اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْساً فَقِيْلَ لَهُ: أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْساً. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

---

[1] مسلم ص ۲۱۱ ج ۱

بَعْدَمَا سَلَّمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے۔؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں زیادتی کیسی۔" لوگوں نے عرض کیا "آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۷ :۔ پہلا تشہد بھول کر نمازی قیام کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہد کے لیے واپس نہیں آنا چاہیے بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لینا چاہیے۔

مسئلہ ۳۱۸ :۔ اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے تشہد میں بیٹھنا یاد آجائے تو بیٹھ جانا چاہیے اور سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.[2]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہونے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے۔ لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہوگیا ہو تو پھر نہ بیٹھے۔ البتہ سلام پھیرنے سے پہلے، سہو کے دو سجدے ادا کرے۔ اسے احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۹ :۔ نماز میں کوئی سوچ آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

حدیث، طریقہ نماز میں مسئلہ ۲۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

★

---

[1] مسلم ص۲۱۲ ج ۱ [2] ابن ماجہ ص۸۶ ج ۱

صلوٰۃ السفر

نماز قصر کے مسائل

مسئلہ ۳۲۰ : سفر میں قصر کرنا اور نہ کرنا دونوں طرح درست ہے مگر قصر کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُوْمُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے اور پوری نماز بھی پڑھتے روزہ رکھتے بھی اور ترک بھی فرماتے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس طرح اللہ تعالیٰ کو معصیت ناپسند ہے اسی طرح رخصت قبول کرنا پسند ہے" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱ : طویل سفر درپیش ہو تو شہر سے نکلنے کے بعد قصر شروع کی جا سکتی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی اور نماز عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : "ذوالحلیفہ" مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

---

[1] نیل الاوطار صفحہ ۲۴۳ ج ۳ [2] نیل الاوطار صفحہ ۲۴۵ ج ۳ [3] مسلم صفحہ ۲۴۲ ج ۱

مسئلہ ۲۲۲ رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لیے قطعی مسافت مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ۹، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۵، اور ۴۸ میل کی مختلف روایات منقول ہیں ان سب میں سے ۹ میل کی مسافت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَساً عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ـ شُعْبَةُ الشَّاكُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.[1]

حضرت شعبہ حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں (یحییٰ) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ، (۹ میل) کا سفر کرتے تو نماز قصر ادا فرماتے۔ میل یا فرسخ کا شک یحییٰ کے شاگرد شعبہ کو ہے۔ اسے احمد، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں زمانہ امن میں نماز قصر پڑھائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ.[3]

حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم چار برد (اڑتالیس میل) پر قصر کرتے اور روزہ بھی افطار فرماتے۔ اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ قصر کے لیے قطعی مدت بھی رسول اللہ ﷺ نے مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام

---

[1] مسلم ص۲۴۲ ج ۱ [2] بخاری مترجم ص۴۳۲ ج ۱ [3]

رضی اللہ عنہم سے ۴-۱۵-اور ۱۹ دن کی روایات منقول ہیں ان میں سے ۱۹ یوم کی مدت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۳۲۴:- انیس ۱۹ دن سے زیادہ عرصہ قیام کا مصمم ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کرنی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَفَراً فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْماً يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعاً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1].

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفر کے دوران (ایک ہی جگہ) ۱۹ دن قیام فرمایا تو نماز قصر ادا فرمائی لہٰذا ہم جب مکہ آکر انیس یوم ٹھہرتے ہیں تو قصر نماز ہی ادا کرتے ہیں البتہ جب ۱۹ دن سے زیادہ قیام ہوتا ہے تو پوری نماز ادا کرتے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵:- سفر کی حالت میں ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنی جائز ہیں۔

مسئلہ ۳۲۶:- ظہر کے وقت سفر شروع کرنا ہو تو ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔ اگر ظہر سے قبل سفر شروع کرنا ہو تو ظہر کی نماز موخر کرکے عصر کے وقت دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنی جائز ہیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۱۹

الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔[1]

حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی اکرم ﷺ نماز ظہر اور عصر (اسی وقت) جمع فرمالیتے۔ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا ارادہ ہوتا تو نماز ظہر مؤخر کرکے نماز عصر کے وقت دونوں نمازیں ادا فرمالیتے۔ اسی طرح نماز مغرب ادا فرماتے یعنی اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء (اسی وقت) جمع فرمالیتے۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر فرماتے تو نماز مغرب مؤخر کرکے عشاء کے وقت دونوں جمع فرمالیتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ :۔ دو نمازیں باجماعت جمع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا مُخْتَصَرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ۔[2]

حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور نماز عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں، اسے احمد، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸ :۔ قصر میں فجر، ظہر، عصر اور عشاء کے دو دو فرض اور مغرب کے تین فرض شامل ہیں۔

مسئلہ ۲۲۹ :۔ مسافر مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۰ :۔ مسافر امام کو نماز قصر ادا کرنی چاہیئے لیکن مقیم مقتدی کو بعد میں اپنی نماز پوری کرنی چاہیئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سَفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا صَلّٰى

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۱۸ [2] مسلم ص۲۹۴ ج۱

رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُولُ: «يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے اور (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے مکہ والو اٹھ کر اپنی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱ : سفر میں وتر پڑھنا بھی ضروری ہے۔

حدیث ، نماز وتر کے مسائل میں مسئلہ ۳۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

دوران سفر فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد یہ ہے۔

نماز	فرض	سنتیں	نماز	فرض	سنتیں
فجر	۲	۲	مغرب	۳	-
ظہر	۲	-	عشاء	۲	۱ وتر
عصر	۲	-	جمعہ	۲	-

وضاحت : دوران سفر میں مسافر کو نماز جمعہ کی بجائے نماز ظہر سے قصر ادا کرنی چاہیئے البتہ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے والا مسافر دوسروں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۳۲ : سفینہ (بحری جہاز، ہوائی جہاز، ریل گاڑی وغیرہ) میں فرض نماز ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۳۳ کوئی خطرہ نہ ہو تو سواری پر کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہیئے ورنہ بیٹھ کر پڑھی جا سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَ أُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ؟

---

[1] احمد ۴۳۱ ج ۴

قَالَ: صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سفینہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر ڈوبنے کا خطرہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴ : سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کیے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵ : نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہیے۔ بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۳۶ : اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جس رخ پہ ہو اسی پہ نماز ادا کر لینی چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا إِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ خَلَّى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اسے قبلہ رخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری جدھر جاتی اسے جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۷ : سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[3]

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی اکرم ﷺ سے رخصت ہونے لگے تو

---

[1] نیل الاوطار ص۲۴۳ ج ۳ [2] ابوداؤد ص۱۴۳ ج ۱ [3] بخاری مترجم ص۲۹۹ ج ۱

آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہنا اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۸: سفر میں سنتیں نفل کا درجہ رکھتی ہیں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِيْ فِرَاشَهُ فَقَالَ حَفْصٌ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ۔ مُخْتَصَرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله عنه منیٰ میں نماز قصر ادا کرتے اور اپنے بستر پر آ جاتے حضرت حفص رضي الله عنه نے کہا چچا جان! اگر آپ نماز قصر کے بعد دو رکعت (سنت) ادا فرما لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا "اگر مجھے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں فرض پورے کرتا" (مختصر) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۹: مسافر مقتدی کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرنی چاہیئے۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَيُصَلِّيْهَا بِصَلٰوتِهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.[2]

حضرت نافع رضي الله عنه سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما مکہ مکرمہ میں دس رات ٹھہرے اور قصر نماز ادا کرتے رہے مگر جب امام کے پیچھے پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مسلم ج ۱، ص ۲۴۳ [2] موطا امام مالک ص ۱۰۲ (مترجم)

صلوٰة الجمعة

نماز جمعہ کے مسائل

مسئلہ ۳۴۰ :۔ جمعہ چھوڑنے والوں کے گھروں کو حضور اکرم ﷺ نے جلا ڈالنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارہ میں فرمایا" میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں" اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۴۱ :۔ شرعی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ گمراہی کی مہر لگا دیتے ہیں ۔

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ.[2]

حضرت ابوجعد ضمری کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین جمعے غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا ۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۴۲ غلام، عورت، بچے، بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

---

[1] مشکوٰۃ ۱۲۱ [2] ترمذی ۹۲ ج ۱

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ إِلاَّ عَلٰى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [2]

حضرت طارق بن شہاب رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غلام، عورت، بچے اور بیمار کے علاوہ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٤٣ :- جمعہ کے روز غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَلْبَسُ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ وَإِنْ كَانَ لَهُ طِيْبٌ مَسَّ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [3]

حضرت ابوسعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان کو جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے، اچھے کپڑے پہننے چاہئیں اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگانی چاہیے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٤٤ :- جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. [4]

حضرت اوس بن اوس رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو، تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] [2] ابوداؤد مترجم صفحہ ٢٠٢ ج ١ [3] نیل الاوطار صفحہ ٢٨٠ ج ٣ [4] ابوداؤد مترجم صفحہ ٣٩٠ ج ١

مسئلہ ۳۴۵ ۱۔ جمعہ میں دو خطبے ہیں دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْداً وَخُطْبَتُهُ قَصْداً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ خطبہ میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ آپ ﷺ کا خطبہ اور نماز دونوں درمیانے ہوتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۶ ۱۔ امام کو منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے نمازیوں کو سلام کہنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۷ ۱۔ خطبہ جمعہ عام خطبہ کی نسبت مختصر اور نماز جمعہ عام نماز کی نسبت لمبی پڑھانی چاہیئے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.[3]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ مختصر اور نماز لمبی پڑھانا امام کی عقلمندی کی دلیل ہے۔ لہذا خطبہ مختصر دو، اور نماز لمبی پڑھو۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مسلم ص۲۸۳ ج۱ [2] ابن ماجہ ص۷۹ ج۱ [3] مسلم ص۲۸۶ ج۱

مسئلہ ۳۴۸:۔ جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سورج ڈھلے پڑھاتے تھے۔ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (وضاحت: مزید احادیث مسئلہ ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں)

مسئلہ ۳۴۹ :۔ جمعہ کا خطبہ شروع ہو چکا ہو تو آنے والے نمازی کو دوران خطبہ مختصر سی دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں سلیک غطفانی آئے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے سلیک! اٹھ کر مختصر سی دو رکعت ادا کر لو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت مختصر سی نماز ضرور ادا کرو اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۰:۔ نماز جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے ضروری ہیں خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۳۵۱:۔ نماز جمعہ سے قبل سنت مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

---

[1] ترمذی صـ ۹۲ ج ۱ [2] مسلم صـ ۲۸۷ ج ۱

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّ مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۲ :- دوران خطبہ کسی کو اونگھ آجائے تو اسے اپنی جگہ بدل لینی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے جمعہ کے وقت اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳ :- دوران خطبہ بات کرنا یا بے توجہی کرنا سخت بے ہودہ بات ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہا "خاموش رہو" اس نے بھی لغو بات کی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۴ :- دوران خطبہ جگہ حاصل کرنے کے لیئے کسی کو اس کی جگہ سے اٹھانا منع ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ افْسَحُوْا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[4]

---

[1] مسلم ص۲۸۳ ج۱ [2] ترمذی ص۹۵ ج۱ [3] مسلم ص۲۸۱ ج۱ [4] مشکوٰۃ ص۱۲۲

حضرت جابر رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز کوئی آدمی جگہ حاصل کرنے کے لیے اپنے کسی بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے ہاں البتہ یوں کہہ سکتا ہے "ذرا جگہ کشادہ کردو" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۵ : خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: «نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.[1]

حضرت معاذ بن انس جہنی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے گوٹھ مارنا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳۵۶ : نماز جمعہ کے بعد اگر مسجد میں سنتیں ادا کرنی ہوں تو چار اگر گھر جا کر ادا کرنی ہوں تو دو ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[2]

حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو۔" اسے احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[3]

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲ [2] مسلم شرح ۲۰۰ [3] ابو طاہر مترجم صفحہ ۲۲۶ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد گھر جاکر دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۷ :۔ نماز جمعہ دیہات میں ادا کرنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے دیہات جواثی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ :۔ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ہی ادا کی جائے تب بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو چاہے اس کے لیے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی عید اور جمعہ) پڑھیں گے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۹ :۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاطی نماز ظہر ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۶۰ :۔ نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی صلوٰۃ و سلام پڑھنا اور نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

---

[1] بخاری مترجم ۳۴۵ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم ۴۰۳ ج ۱

صلوة الوتر

نماز وتر کے مسائل

مسئلہ ٣٦١ ۱۔ نماز وتر کی فضیلت ۔

مسئلہ ٣٦٢: نماز وتر کا وقت نماز عشا اور نماز فجر کے درمیان ہے ۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْوِتْرُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔[1]

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز تمہیں دی ہے جو تمہارے لیئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نماز وتر ہے جس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۔

مسئلہ ٣٦٣ ۱۔ وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں بلکہ رات کی نماز (قیام اللیل یا تہجد) کا حصہ ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے امت کی سہولت کے لیئے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ۔

مسئلہ ٣٦٤ ۱۔ وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِهٖ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[2]

---

[1] ترمذی صفحہ ۵۹ ج ۱ [2] مسلم ص ۲۵۸ ج ۱

حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " جسے پچھلی رات آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے وتر پڑھ کر سونا چاہیئے ۔ اور جسے اٹھ جانے کا یقین ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، کیونکہ پچھلی رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے ۔ اسے احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۶۵ :- وتر سنّت موکدہ ہے واجب نہیں ۔

مسئلہ ۳۶۶ :- سنّتیں اور نوافل سواری پر پڑھنے جائز ہیں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى رَاحِلَتِهِ قِبَلَ أَيِّ وِجْهَةٍ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا فرماتے جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا ۔ وتر بھی سواری پر ادا فرما لیتے لیکن فرض نماز ادا نہیں فرماتے تھے ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۶۷ :- وتروں کی تعداد ایک، تین، اور پانچ ہے جو جتنے چاہے پڑھے ۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه ۔[2]

حضرت ابوایوب رضي الله عنه کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے ۔ البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے ۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۶۸ : تین وتر ادا کرنے کے لیئے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک وتر پڑھنے کا طریقہ افضل ہے البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

---

[1] بخاری صفحہ ۱۳۶ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم صفحہ ۵۳۲ ج ۱

إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کرکے وتر بناتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تین وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں بیٹھتے اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام اللیل میں تیرہ رکعت ادا فرماتے جن میں پانچ وتر ہوتے اور وتر پڑھتے ہوئے حضور اکرم ﷺ صرف آخری رکعت میں ہی تشہد فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۹ : نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ[4]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو، بلکہ پانچ یا سات پڑھ لو (نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھ کر) مغرب کی نماز سے مشابہت نہ کرو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مسلم ص۲۵۴ ج ۱ [2] حاکم ص۳۰۴ ج ۱ [3] مسلم ص۲۵۴ ج ۱ [4] نیل الاوطار ص۴۳ ج ۳

مسئلہ ۳۷۰ :۔ وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے۔

سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قنوت رکوع کے بعد پڑھتے تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح پڑھتے تھے اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۱ :۔ حسب ضرورت قنوت تمام نمازوں یا بعض نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد مانگی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۲ :۔ قنوت پڑھنی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۷۳ :۔ قنوت کے بعد دوسری دعائیں بھی مانگی جا سکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۷۴ :۔ حسب ضرورت قنوت غیر معینہ مدت تک مانگی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۵ :۔ جب امام بلند آواز سے قنوت پڑھے تو مقتدیوں کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر، ظہر، عصر، مغرب

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۱۳ [2] ابوداؤد مترجم ص۵۴۳ ج ۱

عشاء، اور فجر کی آخری رکعت میں (حالت قومہ میں) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد بنی سلیم کے قبائل، رعل، ذکوان، اور عصیۃ کے لیئے بد دعا فرماتے رہے۔ اور مقتدی آمین کہتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْراً ثُمَّ تَرَكَهٗ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ.[1]

حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی پھر ترک فرما دی۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۶ دعائے قنوت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتروں میں پڑھنے کے لئے سکھائی

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.[2]

حضرت حسن بن علی رضي الله عنهما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیئے یہ دعائے قنوت سکھائی۔ "الٰہی مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی۔ مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے دوست بنایا ہے۔ جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما۔ اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا، جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے اور نبی محمد پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد مترجم ۵۴۲ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم ۵۳۲ ج ۱

مسئلہ ۳۷۷ :- تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اَعْلیٰ دوسری میں سورۃ اَلْکَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سورۃ اِخْلَاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.[1]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اَعْلیٰ دوسری میں سورۃ اَلْکَافِرُوْنَ اور تیسری میں سورۃ اِخْلَاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۸ :- وتروں کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ» ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.[2]

حضرت عبدالرحمان بن ابزی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری مرتبہ اپنی آواز بلند فرماتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۹ :- جو شخص وتر پچھلی رات ادا کرنے کے ارادے سے سو جائے لیکن جاگ نہ سکے تو وہ نماز فجر سے یا سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کر سکتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.[3]

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر پڑھنے کے لیے جاگ نہ سکے وہ صبح ادا کرلے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۰ :- ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہییں۔

---

[1] نسائی ص ۵۲۸ ج ۱ (مترجم) [2] نسائی مترجم ص ۵۴۷ ج ۱ [3] ترمذی مترجم ص ۳۰ ج ۱

مسئلہ ۳۸۱ ۱۔ نماز عشا کے بعد وتر ادا کرلیا ہو تو نماز تہجد ادا کرنے سے پہلے ایک رکعت ادا کرکے وتر کو جفت بنا لینا چاہیئے اور تہجد ادا کرنے کے بعد پھر وتر ادا کرنے چاہیئں۔

عَنْ طَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔[1]

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۲ :۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنے سنت سے ثابت ہیں

حدیث، سنتیں اور نوافل کے باب میں مسئلہ ۲۹۶ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۸۳ :۔ قصر نماز میں وتر پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ (دوران سفر) سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ترمذی صفحہ ۱۰۶ ج ۱ [2] مسلم صفحہ ۲۴۴ ج ۱

صلوٰۃ التہجد

نماز تہجد کے مسائل

مسئلہ ۳۸۴ ۱۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلَاةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کے وقت تہجد ادا کرنا ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۵ ۲۔ نماز تہجد (یا قیام اللیل) کی رکعات کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ تیرہ مسنون ہیں کوئی زائد نوافل پڑھنا چاہے تو جتنے چاہے پڑھ سکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2]

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کتنی رکعت پڑھتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کبھی چار نفل اور تین وتر (کل سات رکعات) کبھی چھ نفل اور تین وتر (کل نو رکعت) کبھی آٹھ نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعات) کبھی دس نفل اور تین وتر (کل تیرہ رکعات) ادا فرماتے۔ آپ ﷺ کی رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۶ ۳۔ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا اغلب معمول آٹھ رکعت نفل اور تین

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۱۱ [2] ابوداؤد مترجم ص۵۰۵ ج ۱

وتر (کل گیارہ رکعات) پڑھنے کا تھا۔

مسئلہ ۳۸۷ :۔ نمازِ تہجد دو دو یا چار چار رکعات دونوں طرح پڑھنا مسنون ہے، مگر دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔[2]

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۳۸۸ :۔ ایک ہی آیت کو بار بار نفل نماز میں پڑھنا جائز ہے۔

---

[1] مسلم صفحہ ۲۵۴ ج ۱ [2] بخاری مترجم صفحہ ۴۴۹ ج ۱

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے "اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے غلام ہیں (تو کر سکتا ہے) اگر بخش دے تو تو غالب ہے، حکمت والا بھی ہے (تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں) اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

مسئلہ ۳۸۹ ۔ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعائے استفتاح پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ أَهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو شروع میں یہ دعا پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ! جبرائیل، میکائیل، اور اسرافیل کے رب زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، حاضر اور غائب کے جاننے والے، لوگ جن (دینی) معاملات میں اختلاف کرتے ہیں (قیامت کے روز) تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا یا اللہ تعالیٰ جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں میری راہنمائی فرما۔ یقیناً جسے تو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ۱۲۰۵ [2] مسلم ۱؍۲۶۳

صلوٰۃ الاستسقاء

نماز استسقاء کے مسائل

مسئلہ ۳۹۰ :۔ نماز استسقاء (بارش طلب کرنے) کے لیے نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں نکلنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلاً مُتَوَاضِعاً مُتَخَشِّعاً مُتَضَرِّعاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے مسکینی عاجزی انکساری اور زاری کی حالت میں تشریف لائے۔ اسے ترمذی ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۱ :۔ نماز استسقاء بستی سے باہر کھلے میدان میں باجماعت ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۹۲ :۔ نماز استسقاء کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت

مسئلہ ۳۹۳ :۔ نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

مسئلہ ۳۹۴ :۔ نماز کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه [2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۳۱ [2] نیل الاوطار ص ۲۹ ج ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ بارش طلب کرنے کے لیئے کھلے میدان میں تشریف لائے آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے بغیر دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ عزوجل سے دعا مانگی۔ دعا کرتے وقت اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف پھیر لیا۔ پھر اپنی چادر اس طرح الٹی کہ دایاں حصہ بائیں طرف اور بایاں حصہ دائیں طرف کر لیا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۵ :- نماز استسقاء میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۳۹۶ :- دعا کے لیئے ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز سے کی پھر قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔ جس میں اپنے ہاتھ بلند فرمائے۔ قبلہ رو ہوتے ہوئے اپنی چادر الٹی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۷ :- نماز استسقاء کے بعد دعا کرتے وقت ہاتھ اتنے بلند کرنے چاہئیں کہ ہاتھوں کی پشت آسمانوں کی طرف ہو جائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز استسقاء میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے دعا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۸ :- بارش طلب کرنے کی مسنون دعا یہ ہے۔

---

[1] ...... [2] مسلم ص۲۹۳ ج ۱

عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ. [1]

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بارش کے لیئے یہ دعا فرماتے "الٰہی اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام فرمادے اور مُردہ زمین کو ہرا بھرا کردے۔" اسے مالک اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۹ :۔ بارش ہوتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بارش برستے دیکھتے تو فرماتے "یا اللہ تعالیٰ۔ با فائدہ پہنچانے والی بارش برسا" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۰ :۔ کثرتِ باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دعا۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ... رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ. «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [3]

مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کثرت باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لیئے) ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا فرماتے! "یا اللہ تعالیٰ۔! ہماری بجائے ہمارے ارد گرد علاقوں پر برسا میرے اللہ۔! ٹبوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور درخت اُگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد مترجم ص۴۴۲ ج ۱ [2] بخاری مترجم ص۴۳۶ ج ۱ [3] مسلم ص۲۹۳ ج ۱

صلوٰۃ التطوع

نفل نمازوں کے مسائل

مسئلہ ۴۰۱ :- نماز چاشت یا نماز اشراق یا نماز اوابین کی فضیلت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِي مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر شخص کے جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے (یاد رکھو) ہر کلمہ تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے ہر کلمہ حمد (الحمد للہ) صدقہ ہے ۔ ہر کلمہ تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) صدقہ ہے ۔ ہر کلمہ تکبیر (اللہ اکبر) صدقہ ہے ۔ نیکی کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اگر ان سب کی بجائے چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لی جائیں تو وہ کافی ہیں ۔ اسے احمد ، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

وضاحت (۱) احادیث میں نماز چاشت کی رکعت کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ تک آئی ہیں ۔ چار رکعت پڑھنا افضل ہے ۔

(۲) اگر سورج طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ بعد یہ نوافل ادا کئے جائیں تو نماز اشراق کہلاتے ہیں ۔ اگر طلوع آفتاب کے دو اڑھائی گھنٹے بعد ادا کئے جائیں تو نماز چاشت کہلاتے ہیں ۔ پس یہ تینوں نام درحقیقت ایک ہی نماز کے ہیں جسے جب وقت میسر آئے پڑھ لے ۔

مسئلہ ۴۰۲ ۔ لیلۃ القدر (شب قدر) میں نوافل پڑھنے کا اہتمام کرنا مسنون ہے ،

---

[1] مسلم ص۲۵۰ ج ۱

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کیا، اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] مسلم ص۲۵۹ ج۱

صَلاةُ التَّراوِيح

نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ ۴۰۳ ۱۔ رمضان میں نماز تراویح یا قیام رمضان باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل ہی کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۴۰۴ :۔ نماز تراویح سنت ہے اور نماز تہجد نفل ہے۔

مسئلہ ۴۰۵ ۱۔ نماز تراویح کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.[1]

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اسے احمد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّيْ أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

---

[1] سنن نسائی صفحہ ۳۰۸ ج ۱ [2] بخاری (مترجم کراچی) صفحہ ۲۵۰ ج ۳

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۶ :۔ نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک ہے۔

مسئلہ ۴۰۷ :۔ نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۴۰۸ :۔ وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۹ :۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح با جماعت پڑھائی۔ جن میں آٹھ رکعتوں کے علاوہ تین وتر بھی شامل ہیں۔

مسئلہ ۴۱۰ :۔ ان تین دنوں میں حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ نہ تہجد پڑھی نہ وتر پڑھے یہی نماز با جماعت آپ کی تہجد یا قیام رمضان یا تراویح تھی۔

مسئلہ ۴۱۱ :۔ خواتین نماز تراویح کے لیے مسجد جا سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى

---

[1] مسلم ص ۲۵۴ ج ۱

بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ؟ فَقَالَ إِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السَّحُوْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیئسویں رات) تہائی رات گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدھی گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہوا اگر آپ ﷺ ہمیں اس رات کا باقی حصہ بھی نفل نماز پڑھائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے (مسجد) لوٹنے تک امام کے ساتھ قیام کر لیا (با جماعت نماز پڑھی) اس کے لیے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ تین روزے باقی رہ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری"، اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۱۲ ۱۔ فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔[2]

---

[1] ترمذی ص۱۳۰ ج۱ [2] بخاری (مترجم کراچی) ص۳۱۳ ج۱

حضرت عائشہ رضي الله عنها کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۳ :- تین دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین رات سے کم وقت میں قرآن ختم کیا وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۴ :- ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.[2]

حضرت عائشہ رضي الله عنها فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو۔ نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے پوری رات قیام میں گزاری نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۵ :- ہر دو یا چار تراویح کے بعد تسبیحات پڑھنے کے لئے وقفے کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۴۱۶ نماز تراویح کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا سنت سے ثابت نہیں

---

[1] ابوداؤد (مترجم کراچی) ص ۵۲۳ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص ۱۱۱ ج ۱

صَلَاةُ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین کے مسائل

مسئلہ ۴۱۷ :۔ عیدالفطر کے لیئے کچھ کھاکر جانا مسنون ہے جب کہ نمازِ عید الاضحیٰ میں واپس آکر اپنے جانور کی قربانی کا گوشت کھانا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَزَادَ فَيَأْكُلُ مِنْ أُضْحِيَتِهِ[1]

حضرت بریدۃ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر پر کچھ کھاکر نماز کے لیئے نکلتے۔ اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر نماز سے واپس آکر ہی کھاتے۔ اسے ابن ماجہ، ترمذی، اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اپنے جانور کی قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

مسئلہ ۴۱۸ :۔ عیدگاہ آنے اور جانے کا راستہ بدلنا سنّت ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضي الله عنهما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید کے روز عیدگاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۹ :۔ عید کے روز اچھے یا نئے کپڑے پہننا سنّت ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ فِيْ كُلِّ عِيْدٍ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.[3]

---

[1] ترمذی ص۹۲ ج۱ [2] بخاری مترجم کراچی ص۴۰۳ ج۳ [3] بحوالہ نیل الاوطار ص۳۴۹ ج۳

حضرت جعفر اپنے باپ محمد سے اور محمد اپنے دادا (حسین بن علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر عید کے موقع پر یمنی چادر اوڑھا کرتے تھے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۰ ۔ نمازِ عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنّت ہے۔

مسئلہ ۴۲۱ ۔ نمازِ عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہیئے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۲ ۔ عید الاضحیٰ جلدی اور عید الفطر نسبتاً دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ «عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ[2]

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم کو تحریری طور پر یہ ہدایت فرمائی "عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔" اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۳ ۔ عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ[3]

---

[1] مسلم صفحہ ۲۹۰ ج ۱ [2] نیل الاوطار صفحہ ۳۶۹ ج ۳ [3] مسلم صفحہ ۲۹۰ ج ۱

وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت جابر بن سمرہ رضي الله عنه کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم ابوداؤد، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۴ :۔ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات، دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی مسنون ہیں۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَىٰ سَبْعاً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْأٰخِرَةِ خَمْساً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ.[1]

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا (عمرو بن عوف مزنی رضي الله عنهما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز عیدین کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اسے ترمذی ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵ :۔ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[2]

حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تو سب سے پہلے نماز ادا فرماتے نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے نبی اکرم ﷺ انہیں وعظ فرماتے وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے

---

[1] ترمذی ص۹۶ ج۱ [2] بخاری مترجم کراچی ص۳۹۴ ج۳

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۶ :- نماز عید سے قبل یا بعد میں کوئی نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید کے دن نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ دو رکعتیں نماز پڑھائی نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ :- اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے۔ لیکن ہم دونوں (یعنی عید اور جمعہ) پڑھیں گے ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۸ :- ابر کی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آئے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۴۲۹ :- اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی

---

[1] ترمذی صفحہ ۹۷ ج ۱ [2] ابوداؤد مترجم کراچی صفحہ ۴۰۷ ج ۱

چاہیے اور اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی ۔

عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا: غُمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَاماً فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ وَأَنْ يَخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ.[1]

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہما نے اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہمیں ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہیں دیا اور ہم نے روزہ رکھ لیا پھر دن کے آخر میں ایک قافلہ آیا قافلے والوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ کل صبح نماز عید کے لئے گھروں سے نکلیں ۔ اسے مسلم، احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

آثار :-

مسئلہ ۴۳۰ :- عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے

مسئلہ ۴۳۱ : عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ.[2]

رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ روانہ ہوئے تو آپ (عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ) نے امام کے (نماز میں) دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اور فرمایا ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے۔ وہ اشراق کا وقت تھا۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

---

[1] ابوداؤد مترجم کراچی ص۴۳۲ ج۱ [2] ابوداؤد مترجم کراچی ص۴۲۶ ج۱

مسئلہ ۴۳۲ :۔ عید گاہ آتے جاتے تکبیریں پڑھنا سنّت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلّٰى حَتّٰى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيْرَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں کہنی چھوڑ دیتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

(مسنون تکبیریں۔ ۱۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

۲۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا)

مسئلہ ۴۳۳ :۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جا سکے تو دو رکعت تنہا ادا کر لینی چاہئیں۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي غُنْيَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهٗ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی غنیہ کو زاویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی غنیہ نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی عکرمہ نے کہا گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جسطرح امام پڑھتا ہے اور عطاء نے کہا جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] نیل الاوطار صـ۳۵۲ ج ۳ [2] بخاری مترجم کراچی صـ۳۰۲ ج ۲

صلاۃ الجنائز

نماز جنازہ کے مسائل

مسئلہ ۴۳۴ :- نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں نہ رکوع ہے نہ سجدہ۔

مسئلہ ۴۳۵ :- غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچادی جس روز وہ فوت ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے۔ ان کی صف بنائی، اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۶ :- پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَه.[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی اسے ترمذی، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[3]

؎ جنازہ کے مکمل مسائل "کتاب الجنائز" میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] مسلم صفحہ ۳۰۹ ج ۱ [2] ترمذی صفحہ ۱۵۲ ج ۱ [3] بخاری مترجم کراچی صفحہ ۵۰۳ ج ۳

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا جان رکھو یہ سنت ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ : پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۲۸ : نماز جنازہ میں سری یا جہری قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مسئلہ ۴۲۹ : سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَىٰ جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورت اونچی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت کے بارہ) میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا میں نے جہری قرأت اس لیے کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ اسے بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَىٰ سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ

---

[1] نسائی مترجم صفحہ ۶۲۳ ج ۱

فِي التَّكْبِيْرَاتِ وَلَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.[1]

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورۂ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لئے دعا کرنا اور اونچی آواز سے قرأت نہ کرے (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۰ ا۔ درود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ۔ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کر۔ اسے احمد، ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ

---

[1] نیل الاوطار ص۵۸ ج ۱ [2] مشکوٰۃ ص۱۴۶

نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ. قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور میں نے وہ دعا یاد کرلی۔ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ "یا اللہ تعالی۔ اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما اسے آرام دے اور معاف فرما۔ اس کی باعزت مہمانی کر۔ اس کی قبر کشادہ فرما دے۔ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر۔ اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہ دعا سن کر میں نے یہ خواہش کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۱ :۔ بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.[2]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ دعا مانگی۔ یا اللہ۔ اس بچے کو ہمارے لیئے پیشوا، پیش رو، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۲ :۔ نماز جنازہ پڑھانے کے لیئے امام کو مرد کے سر اور عورت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

عَنْ غَالِبٍ الْخَيَّاطِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

[1] مشکوٰۃ ص ۱۴۵ [2] بخاری مترجم ص ۵۰۳ ج ۲

صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَلَمَّا رُفِعَتْ أُتِيَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَقَامَ وَسْطَهَا وَفِيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَلَوِيُّ فَلَمَّا رَأَى اخْتِلَافَ قِيَامِهٖ عَلَى الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ وَمِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ؟ قَالَ نَعَمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.[1]

حضرت غالب حناط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری موجودگی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کے جنازے پر نماز پڑھائی اور میت کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک عورت کا جنازہ لایا گیا اور اس کی میت کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ حضرت علا بن زیاد بھی وہاں موجود تھے انہوں نے مرد اور عورت کی میت پر امام کا مختلف جگہ کھڑا ہونا دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! کیا رسول اللہ ﷺ بھی مرد اور عورت کے جنازے پر اسی طرح کھڑے ہوتے تھے۔؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "ہاں ایسے ہی کھڑے ہوتے تھے۔" اسے احمد، ابن ماجہ، ترمذی، اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۳ :۔ نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ تَكْبِيْرَاتِ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۴ :۔ نمازِ جنازہ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.[3]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۴۷ [2] بیہقی ص۴۴ ج ۴ [3] ابن خزیمہ ص۲۴۳ ج ۱

نے سینے پر دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھا۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۵ :۔ نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعاً وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں کہیں اور (قبلہ رخ رہتے ہوئے) ایک سلام کہا۔ اسے دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۶ :۔ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بخدا رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۷ :۔ قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۸ :۔ میت قبر میں دفنانے کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفُّوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[4]

---

[1] حاکم ص۳۶۲ ج ۱ [2] مسلم ص۳۱۳ ج ۱ [3] مجمع الزوائد ص۳۲ ج ۲ [4] مسلم ص۳۰۹ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی. رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۹ ۱۔ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ ۴۵۰ ۱۔میت میں مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہیئے۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.[1]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نمازِ جنازہ پڑھتے تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

■ ■ ■ ■

---

[1] موطا امام مالک صفحہ ۸۰ مطبع فاروقی

صَلَاةُ الْكُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ

نمازِ کسوف یا خسوف کے مسائل

مسئلہ ۴۵۱ :۔ نمازِ کسوف (چاند گرہن) یا خسوف (سورج گرہن) کے لیئے نہ اذان ہے، نہ اقامت۔

مسئلہ ۴۵۲ :۔ نمازِ خسوف یا کسوف کے لیئے لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو تو " اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ " کہنا چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِياً «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نے ایک منادی مقرر فرمایا جس نے یوں آواز دی " نماز تیار ہے " چنانچہ لوگ جمع ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ آگے بڑھے تکبیر کہی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۳ جس وقت سورج یا چاند گرہن لگے اسی وقت دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۴۵۴ سورج یا چاند گرھن کی نماز میں دو رکعتیں ہیں، ہر رکعت میں گرہن کے کم یا زیادہ وقت کے مطابق ایک یا دو یا تین رکوع کیئے جا سکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْواً مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ

لہ مسلم ص۲۹۶ ج۱

رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُد.[۱]

حضرت جابر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضي الله عنهم کو نماز پڑھائی اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم گرنے لگے۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا (یہ قیام بھی سورۃ فاتحہ سے شروع ہوگا) پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر دو سجدے کیئے۔ پھر کھڑے ہوکر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہوگئے۔ اسے احمد، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۵ : نماز کسوف یا خسوف میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِيْ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ[۲]

حضرت عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرہن کی نماز پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔ دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۴۵۶ : نماز گرہن کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.[۳]

حضرت اسماء رضي الله عنها فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز گرہن سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہوچکا تھا۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کے لائق ہے پھر "أَمَّا بَعْدُ" کے الفاظ ادا فرمائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[۱] مسلم صـ۲۹۷ ج ۱ [۲] ترمذی صـ۱۱۳ ج ۱ [۳] بخاری (مترجم) صـ۴۲۷ ج ۳

صَلَاةُ الْإِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کے مسائل

مسئلہ ۴۵۷ دو یا دو سے زائد مباح کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو دعائے استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بہتر کام کے لیے یکسوئی حاصل ہونے کی درخواست کرنا مسنون ہے ۔

مسئلہ ۴۵۸ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ مسنون دعا مانگنی چاہیئے۔

مسئلہ ۴۵۹ اگر ایک مرتبہ فیصلہ کرنے میں یکسوئی حاصل نہ ہو تو یہ عمل بار بار دہرانا چاہیئے حتیٰ کہ یکسوئی حاصل ہو جائے ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لیے اسی طرح دعائے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے یہ جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے۔ ” یا اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں۔ تیری

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۱۶

قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں، تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قدرت رکھتا ہے۔ میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے۔ اس کا حصول میرے لیئے آسان فرما دے۔ اور اسے میرے لیئے بابرکت بنا دے اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیئے دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا بدیر میرے لیئے نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور میری سوچ اس طرف سے پھیر دے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنا دے اور مجھے اس پر مطمئن کر دے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ (ھذا الامر کی جگہ) اپنی ضرورت کا نام لے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

صَلٰوةُ الْحَاجَةِ

نماز حاجت کے مسائل

مسئلہ ۴۶۰ :۔ کسی خاص حاجت کے لیئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی ہو تو دو رکعت نماز ادا کرکے حمد و ثنا اور درود کے بعد یہ مسنون دعا مانگنی چاہیئے ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے ۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے ، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے " اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ حوصلے والا ہے ، بزرگ ہے ۔ عرش عظیم کا مالک اللہ (ہر خطا سے) پاک ہے ۔ حمد اللہ رب العلمین کے لیئے ہی سزاوار ہے (یا اللہ !) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے وسائل نیز ہر نیکی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں یا ارحم الراحمین میرے تمام گناہ معاف فرما دیجئے ، میری ساری پریشانیاں دور کر دیجئے اور میری تمام ضرورتیں جو آپ کی پسندیدہ ہوں پوری فرما دیجئے ۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

---

[1] ترمذی ص۳۰۳ ج ۱

صَلاةُ التَّسبِيح

نمازِ تسبیح کے مسائل

مسئلہ ۴۶۱ :۔ نمازِ تسبیح پہلے پچھلے ، نئے پرانے ، عمداً سہواً ، چھوٹے ، بڑے پوشیدہ ظاہر تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے ۔

مسئلہ ۴۶۲ :۔ نمازِ تسبیح میں چار رکعت ہیں ، ہر رکعت کے قیام میں پندرہ مرتبہ ، رکوع میں دس مرتبہ ، قومہ میں دس مرتبہ ، پہلے سجدہ میں دس مرتبہ ، جلسہ میں دس مرتبہ ، دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ ، جلسہ استراحت اور تشہد میں دس مرتبہ تسبیحات پڑھنی چاہئیں ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ وَصَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب سے

---

[1] ابوداؤد ، مترجم کراچی ص ۴۸۶ ج ۱

فرمایا" اے میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ ! کیا میں تجھے ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی ایسی دس باتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ پہلے اور پچھلے نئے اور پرانے، عمداً اور سہواً، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر معاف فرما دے گا۔ وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں نماز ادا کریں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھیں جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام کی حالت میں ہی پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں " اللہ پاک ہے حمد صرف اللہ کے لیئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے" پھر رکوع کریں (سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد) حالت رکوع میں ہی دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور (قومہ کے کلمات ادا کرنے کے بعد پھر) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں (سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد) دس مرتبہ پھر وہی تسبیح پڑھیں (جلسہ کی دعا پڑھنے کے بعد) دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھ کر دوسرا سجدہ کریں (سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (جلسہ استراحت کی حالت میں) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر ہو جائے گی۔ چار رکعتوں میں آپ یہی عمل دہرائیں۔ اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ نماز تسبیح پڑھ سکیں تو پڑھیں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھیں۔ اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھیں اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر سال میں بھی ایک بار نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۳ ۱۔ نماز تسبیح باجماعت ادا کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں۔

**

تحیۃ الوضوء والمسجد

تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کے مسائل

مسئلہ ۴۶۴ :- وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۴۶۵ :- تحیۃ الوضوء جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ " اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفلی) عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۶ :- مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا مستحب ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] بخاری مترجم صفحہ ۴۵۰ ج ۳ [2] مسلم صفحہ ۲۴۸ ج ۱

نفل نمازیں جو سنت سے ثابت نہیں

(۱) ——— لیلۃُ القدر میں صلاۃُ التسبیح کا اہتمام کرنا۔

(۲) ——— رجب کی اوّل شب نوافل کا اہتمام کرنا۔

(۳) ——— معراج کی رات نوافل کا خصوصی اہتمام کرنا۔

(۴) ——— محرم کی پہلی شب نوافل ادا کرنا۔

(۵) ——— ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ، بعد نمازِ عشاء نوافل ادا کرنا۔

(۶) ——— پہلی رجب نمازِ عشاء کے بعد ۱۰ رکعت نوافل ادا کرنا۔ نیز اس ماہ کی ہر شبِ جمعہ بعد نمازِ عشاء نوافل ادا کرنا۔

(۷) ——— "صلوٰۃ الرغائب" رجب کی پہلی شبِ جمعہ مغرب کے بعد ۱۲ رکعت نوافل ادا کرنا۔

(۸) ——— شعبان میں خاص طور پر پندرھویں شب نوافل کے لئے جاگنے کا اہتمام کرنا۔

(۹) ——— عاشوراء کی شب نوافل ادا کرنا۔

(۱۰) ——— صفر کا چاند دیکھ کر مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کرنا۔

(۱۱) ——— صفر کے آخری بدھ نوافل ادا کرنا۔

(۱۲) ——— کسی نبی، ولی یا بزرگ کے نام کی نماز ادا کرنا۔ مثلاً نمازِ فاطمہ، نمازِ حسین، نمازِ غوثِ اعظم وغیرہ

(۱۳) ——— رجب کی ستائیسویں شب معراج کے ۱۲ نوافل ادا کرنا۔